ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

زیر سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۲۷ر صفر المظفر ۱۳۷۸ھ

۱۲ر ستمبر ۱۹۵۸ء

قیمت ۵ر

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ◎ لاہور

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

تبلیغ کی فضیلت

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی لَہٗ مِنْ سَامِعٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ

ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ کہ تازہ رکھے اللہ اُس بندے کو جس نے ہم سے کسی بات کو سُنا اور جس طرح سُنا تھا اسی طرح اس کو پہنچا دیا۔ پس اکثر وہ لوگ جن کو پہنچایا جاتا ہے سُننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ ترمذی۔ ابن ماجہ اور دارمی نے اس روایت کو ابو درداؓ سے روایت کیا ہے)

جھوٹی حدیث بیان نہ کرو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَلَمْ یَذْکُرِ اتَّقُوا الْحَدِیْثَ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری جانب سے حدیث بیان کرنے سے بچو (اور صرف اس حدیث کو بیان کرو) جس کو تم (سچ) جانتے ہو۔ پس جس شخص نے جان کر مجھ پر جھوٹ بولا۔ اُس کو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کرلے (ترمذی)

قرآن میں رائے کو دخل نہ دو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَاْیِہٖ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جس نے قرآن مجید کے اندر اپنی رائے سے کچھ کہا اس کو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرلے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے بغیر علم کے قرآن میں کچھ کہا۔ اس کو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرلے۔ (ترمذی)

قرآن میں اختلاف کی سزا

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْمًا یَتَدَارَءُوْنَ فِی الْقُرْاٰنِ فَقَالَ اِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِھٰذَا ضَرَبُوْا کِتٰبَ اللّٰہِ بَعْضَہٗ بِبَعْضٍ وَاِنَّمَا نَزَلَ کِتٰبُ اللّٰہِ یُصَدِّقُ بَعْضُہٗ بَعْضًا فَلَا تُکَذِّبُوْا بَعْضَہٗ بِبَعْضٍ فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْہُ فَقُوْلُوْا وَمَا جَھِلْتُمْ فَکِلُوْہُ اِلٰی عَالِمِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

عمرو بن شعیبؓ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کی نسبت یہ سُنا۔ کہ وہ قرآن میں اختلاف کرتے ایک دوسرے کے خلاف دفع کرتے اور جھگڑا کرتے ہیں۔ پس فرمایا آپؐ نے کہ البتہ ہلاک ہوئے تم سے پہلے لوگ اسی سبب سے یعنی مارا اُنہوں نے کتاب اللہ کے بعض حصّہ کو بعض پر (یعنی آیات میں تناقض و اختلاف ثابت کیا) حالانکہ کتاب اللہ کا بعض حصہ بعض کی تصدیق کرتا ہے۔ پس نہ جھٹلاؤ تم قرآن کے بعض حصّہ کو بعض سے اور قرآن میں جتنا تم جانتے ہو اس کو بیان کردو۔ اور جو نہیں جانتے ہو اُس کو جاننے والوں کے حوالہ کردو۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

فرائض سیکھنے کا علم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّیْ مَقْبُوْضٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیکھو تم فرائض کو اور قرآن کو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ۔ اس لئے کہ میں اُٹھا لیا جاؤں گا۔ (مراد فرائض یا تو فرض چیزیں ہیں یا علم فرائض) (ترمذی)

علم مدینہ میں ملے گا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رِوَایَۃً یُوْشِکُ اَنْ یَضْرِبَ النَّاسُ اَکْبَادَ الْاِبِلِ یَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا یَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ جَامِعِہٖ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ اِنَّہٗ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَمِثْلُہٗ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰی وَسَمِعْتُ ابْنَ عُیَیْنَۃَ اِنَّہٗ قَالَ ھُوَ الْعُمَرِیُّ الزَّاھِدُ وَاسْمُہٗ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ قریب ہے وہ زمانہ جبکہ علم کو حاصل کرنے کے لئے لوگ اُونٹوں کے جگر کو مار ڈالینگے۔ (یعنی دور دراز کا سفر کریں گے۔ یا اُونٹوں کو تیزی سے چلائیں گے) لیکن کسی جگہ کوئی عالم مدینہ کے عالم سے زیادہ نہ پائیں گے (ترمذی اور جامع ترمذی میں ابن عیینہؓ سے منقول ہے کہ مدینہ کے وہ عالم مالک بن انسؓ ہیں۔ اور عبدالرزاقؒ نے بھی یہی لکھا ہے۔ اور اسحٰق بن موسیٰؒ کا بیان ہے کہ میں نے ابن عیینہؓ کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ مدینہ کا وہ عالم عمری ہے یعنی حضرت عمرؓ کے خاندان سے اور اس کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔

علم دین کو آنیوالے حاصل کرینگے

وَعَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْمِلُ ھٰذَا الْعِلْمَ مِنْ کُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُہٗ یَنْفُوْنَ عَنْہُ تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ وَتَاْوِیْلَ الْجَاھِلِیْنَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْمَدْخَلِ مِنْ حَدِیْثِ بَقِیَّۃَ بْنِ الْوَلِیْدِ عَنْ مُعَانِ ابْنِ رِفَاعَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِیِّ۔

ابراہیم بن عبد الرحمٰن العذری کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاصل کریں گے۔ اس علم (کتاب و سنت) کو ہر آئندہ آنے والی جماعت میں سے اس کے نیک لوگ جو دور کریں گے اس سے حد سے گزر جانے والے لوگوں کی تحریف کو اور باطلوں کی افترا پردازی کو اور جاہلوں کی تاویلات کو (بیہقی)

اور جابرؓ کی اس حدیث کو جس کا شروع یہ ہے۔ فانما شفاء العی السوال ہم باب تیمم میں بیان کریں گے۔ انشاء اللہ

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۷ | جمعۃ المبارک ۲۷ صفر المظفر ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۵۸ء | شمارہ ۱۸

پھر جنگ کا خطرہ؟

ہم نے پہلے ۲۳ مئی ۵۸ء اور اس کے بعد ۲۵ جولائی ۵۸ء کے شمارہ میں مشرقِ وسطیٰ میں اُن دنوں جو خطرناک صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔ اس پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا تھا کہ جنگ کی جو چنگاری مشرقِ وسطیٰ میں سلگ رہی ہے وہ کسی وقت بھی امن عالم کو جلا کر خاکستر کر سکتی ہے۔ لبنان اور اردن میں امریکہ اور برطانیہ کی فوجی مداخلت اور روس کی دھمکیوں سے خطرہ تھا کہ کہیں تیسری عالمگیر جنگ شروع نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ میں حالات کافی حد تک روبا صلاح ہو چکے ہیں۔ اگرچہ امریکہ اور برطانیہ کی فوجیں ابھی تک لبنان اور اُردن میں موجود ہیں۔ لیکن فی الحال جنگ کا خطرہ ٹل گیا ہے۔ لیکن اب چند روز سے مشرق بعید میں حالات بگڑ رہے ہیں اور ایک بار پھر امن عالم کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

مشرقِ بعید میں اس وقت عوامی چین اور فارموسا میں کومنتانگ کی حکومت میں تصادم کا خطرہ درپیش ہے۔ چونکہ روس عوامی چین کی حمایت کر رہا ہے۔ اور امریکہ کومنتانگ کی امداد کا اعلان کر رہا ہے اس لئے خطرہ ہے۔ کہ کہیں امن عالم تباہ و برباد نہ ہو جائے۔ چین کا بیشتر حصہ عوامی چین کے زیر نگیں ہے۔ لیکن وہ فارموسا۔ کیوموئے اور متسو پر بھی قبضہ جمانا چاہتی ہے۔ کومنتانگ کی حکومت کیوموئے اور متسو کے جزائر کو عوامی چین کے حملہ کے خلاف اپنی پہلی دفاعی لائن تصوّر کرتی ہے حال ہی میں عوامی چین نے جزیرہ کیوموئے کو آزاد کرانے کا اعلان کیا ہے اس میں دونوں حکومتوں کے درمیان تصادم ناگزیر ہو گیا ہے۔ اس کے بعد عوامی چین کی فوجوں نے جزیرہ کیوموئے پر گولہ باری بھی شروع کر دی ہے۔ اور کومنتانگ کی فوجیں اس کے جواب میں عوامی چین کے علاقہ پر گولے برسا رہی ہیں امریکہ کی فوجیں کومنتانگ کی امداد کے لئے فارموسا پہنچ گئی ہیں۔ روس امریکہ کو متنبہ کر رہا ہے۔ کہ عوامی چین پر حملہ روس پر حملہ تصوّر ہوگا۔ یہ صورت حال نہایت خطرناک ہے۔ اگر امریکہ یا روس کے سربراہوں کے دماغ میں ذرا بھی فتور پیدا ہو گیا تو چین کی دونوں حکومتوں کے درمیان تصادم تیسری عالمگیر جنگ کا سبب بن جائے گا۔ ابھی تک اقوام متحدہ کا اجلاس اس صورت حال پر غور کرنے کے لئے طلب نہیں کیا گیا۔ خدا کرے کہ جنگ کا خطرہ

منتظمین سیرت کانفرنس کراچی

کی دعوت پر

حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی

(۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء)

کی سیرت کانفرنس میں شرکت کیلئے کراچی جا رہے ہیں لہٰذا ملاقات کے لئے لاہور تشریف لانے والے حضرات خصوصاً نوٹ فرمالیں تاکہ مایوس نہ ہونا پڑے۔ (ادارہ)

ایک بار پھر ٹل جائے۔ اگر خدانخواستہ جنگ چھڑ گئی تو دنیا کی آنکھوں کے سامنے قیامت کا سماں بندھ جائے گا امریکہ اور روس دونوں کے پاس ایسے ایسے خوفناک ہتھیار موجود ہیں۔ جو آنِ واحد میں شہروں کے شہر اور بستیوں کی بستیاں گورستان بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو دونوں ملکوں کے درندہ صفت سربراہوں اور ان کی ہلاکت آفرینیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین یا الٰہ العٰلمین

مجلس احرار اسلام

۱۹۵۳ء میں پنجاب کی نون وزارت نے مجلس احرار اسلام کو خلاف قانون جماعت قرار دے کر اپنی جمہوریت دشمنی کا ثبوت پیش کیا تھا۔ نون وزارت مسلم لیگی وزارت تھی۔ مسلم لیگ کے بعد ایک یونٹ کے قیام پر یہاں پہلے ڈاکٹر خان صاحب کی قیادت میں مخلوط وزارت بنی پھر ری پبلکن پارٹی بر سر اقتدار آئی اس عرصہ میں مجلس احرار اسلام پر برابر پابندیاں عائد رہیں۔ گویا مسلم لیگی اور ری پبلکن حکومتیں متواتر پانچ سال تک جمہوریت کا منہ چڑاتی رہیں۔

پانچ سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے مغربی پاکستان کی ری پبلکن وزارت کو ان پابندیوں کو دور کرنے کی توفیق عطا فرمائی مثل مشہور ہے کہ صبح کا بھولا شام کو گھر واپس آ جائے تو اس کو بھولا ہوا نہیں کہنا چاہیئے۔ اس لئے ہم ری پبلکن پارٹی کو سجدہ سہو کرنے پر مبارک باد کا مستحق سمجھتے ہیں۔ ہم مجلس احرار اسلام کے زعماء اور دوسرے کارکنوں کی خدمت میں بھی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ دین اسلام اور تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں مجلس احرار اسلام نے ماضی میں جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس سے ہم امید کر سکتے ہیں۔ کہ آئندہ بھی یہ مجلس پاکستان میں اسلام کی سربلندی کے لئے ہر ممکن جد و جہد کرے گی۔ ہمیں یہ بھی اُمید ہے کہ یہ مجلس دوسری حق پرست جماعتوں کے ساتھ مل کر اسلام دشمن عناصر کے خلاف سرگرم عمل ہوگی۔ تاکہ پاکستان میں کتاب و سنت کا قانون نافذ ہو سکے۔

لاہور میں بارش

گذشتہ ہفتہ لاہور میں بارش سے جو جانی اور مالی نقصان پہنچا ہے۔ اس کا صحیح اندازہ تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے اخباری اطلاعات مظہر ہیں کہ پانچ سو سے زائد مکانات گرے ہیں اور دو سو سے زیادہ اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں مسلسل ۶۰ گھنٹہ تک بارش کا برسنا اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا۔ اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً اس قسم کے عذاب نازل فرما کر ہمیں متنبہ فرماتے رہتے ہیں کہ ٹھیک ہو جاؤ۔ سچے مسلمان بن جاؤ۔ ورنہ یاد رکھو تمہارا بھی وہی حشر ہوگا۔ جو پہلی امتوں کا ہو چکا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہماری اکثریت اپنی شامت اعمال کے باعث مسخ ہو چکی ہے۔ جب ۱۹۴۷ء میں مشرقی پنجاب میں قتل و غارت سے ہم نے عبرت حاصل نہ کی۔ ۱۹۵۵ء کے سیلاب سے

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

عزائم

(از جناب عبد الرّحیم صاحب جاوید الہ آبادی)

ذوقِ حیات دہر میں ارزاں کریں گے ہم
غارت گرانِ زیست کا درماں کریں گے ہم

سینے میں ہیں جو داغ نمایاں کریں گے ہم
آخر علاجِ دیدۂ گریاں کریں گے ہم

سامانِ راحتِ دلِ انساں کریں گے ہم
سارے جہاں کے درد کا درماں کریں گے ہم

دیں گے نویدِ امن زمانے کو مستقل
بنیادِ ظلم و جور کو ویراں کریں گے ہم

کل ہو سکا نہ رہبر و رہزن کا امتیاز
تاریکیوں میں آج چراغاں کریں گے ہم

پامال دستِ جورِ خزاں ہے تو کیا ہوا
عزمِ جدید زینتِ بستاں کریں گے ہم

لڑ جائیں گے بلائے تلاطم سے اے ندیم
ہرگز کبھی نہ شکوۂ طوفاں کریں گے ہم

تاریکیِ حیات مٹانے کے واسطے
اب پھر طلوعِ صبح کا ساماں کریں گے ہم

یہ عزم ہے کہ مسلمِ خفتہ کے قلب کو
بیدار بہر دینِ مسلماں کریں گے ہم

ان لیڈرانِ قوم کے عشرت کدے ہیں جو
نعروں سے ایک ایک کو لرزاں کریں گے ہم

مزدورِ بے نوا کو یقیں ہے کہ دہر میں
شاہنشہی سے دست و گریباں کریں گے ہم

سب تشنگانِ دیں کی بجھائیں گے تشنگی
سرشارِ جامِ بادۂ ایماں کریں گے ہم

اب نعرہ ہائے سینۂ سوزاں کے جوش سے
اربابِ اقتدار کو حیراں کریں گے ہم

اک دن دلا کے پنجۂ طاغوت سے نجات
انساں کو واقفِ درِ یزداں کریں گے ہم

نمرودِ وقت سے کوئی کہہ دے کہ بے گماں
آتشکدوں کو اب بھی گلستاں کریں گے ہم

اب عزم ہے کہ پھر فضائے زمینِ پاک
پھر جلوہ ریز جلوہ فاراں کریں گے ہم

قدسی ہمارے در پہ جھکائیں گے پھر جبیں
پیدا وہ دل میں جذبۂ ایماں کریں گے ہم

کافور ہو جہالتِ مذموم اس لئے
ہر شعلۂ شعور فروزاں کریں گے ہم

کوشاں ہیں صبح و شام عزائم میں ہر گھڑی
ملت کی مشکلات کو آساں کریں گے ہم

جاوید ظلمتیں جو ہیں باطل کی دہر میں
ایماں کی مشعلوں سے فروزاں کریں گے ہم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خطبہ یوم الجمعہ ۲۰ صفر المظفر ۱۳۷۸ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۵۸ء

(از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب جامع مسجد شیرانوالہ دروازہ لاہور)

آج کی معروضات کے دو ۲ حصے ہیں

پہلا - ماں کے پیٹ میں آنے کے بعد انسان کے اللہ تعالےٰ سے تعلق کے تین درجے

دوسرا - ماں کے پیٹ سے باہر آنے کے بعد اللہ تعالےٰ سے تعلق کے تین درجے

پہلے حصّے کی تفصیل

اس میں بھی تین درجے ہیں

(۱) اللہ تعالےٰ سے انسان کا تعلق ماں کے پیٹ میں آنے اور انسانی شکل اختیار کرنے سے پہلے ہی تھا۔

(۲) انسانی شکل میں آنے اور رُوح پھونکے جانے سے پہلے بھی تھا۔

(۳) انسانی شکل میں آنے کے بعد پانچ مہینے کے پیٹ میں رہنے کے وقت بھی تھا۔

دُوسرے حصّے کی تفصیل

اس میں بھی تین درجے ہیں

(۱) اپنے فطری جذبے کے ماتحت اللہ تعالےٰ کو مان کر اس کے احکام کی تعمیل کرنے والے

(۲) عمر کا کچھ حصّہ احکام الٰہی کی مخالفت کرنے کے بعد پھر اللہ تعالےٰ سے تعلق درست کر لینے والے

(۳) دوزخ میں جاکر اللہ تعالےٰ کے تعلق کو درست کرنے کا احساس کرنے والے۔

مذکورۃ الصدر ۶ نمبروں کے متعلق ترتیب وار قرآن مجید کے اعلانات ملاحظہ ہوں

۱

سب سے پہلے انسان نطفے کی صورت میں ماں کے پیٹ میں آیا۔

(وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝)

سورہ المومنون رکوع ۱ پارہ ۱۸

ترجمہ اور البتہ ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اسے حفاظت کی جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا۔

۲

انسانی شکل میں آنے اور رُوح کے پھونکے جانے سے پہلے بھی (اللہ تعالےٰ سے) تعلق تھا۔

(ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا) الآیۃ سورہ المومنون رکوع ۱ پارہ ۱۸

ترجمہ۔ پھر ہم نے نطفہ کا لوتھڑا بنایا۔ پھر ہم نے لوتھڑے سے گوشت کی بوٹی بنائی۔ پھر ہم نے اس بوٹی سے ہڈیاں بنائیں۔ پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت پہنایا۔

۳

(ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝) سورہ المومنون رکوع ۱ پارہ ۱۸

ترجمہ۔ پھر اسے ایک نئی صورت میں بنادیا۔ سو اللہ بڑی برکت والا سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

تینوں قسم کے تعلقات کا نتیجہ

اے انسان۔ تو اپنے گریبان میں مُنہ ڈال کر دیکھ۔ اگر تیرے اندر انسانیت کا نور ہے۔ اور تیرے اندر شرافت کی رُوح موجود ہے۔ تو کیا اس ارحم الراحمین کی اطاعت اور فرمانبرداری تیری فطرت کا تقاضا نہیں ہے کہ جس نے تمہیں مٹی سے لے کر مختلف تغیّر و تبدل دے دلا کر تیری ماں کے پیٹ میں اپنی قدرتِ کاملہ سے پہلے تیرا وجود مکمل کیا۔ اس کے بعد تیری آنکھوں میں ماں کے پیٹ ہی میں بینائی ڈال دی۔ اور تیرے کانوں میں سُننے کی طاقت ڈال دی۔ اور تیرے ہاتھوں میں پکڑنے کی طاقت ڈال دی۔ اور تیرے پاؤں میں چلنے کی طاقت ڈال دی۔ اور تیری زبان میں بولنے کی طاقت ڈال دی۔ تاکہ جو تیرے دل میں آئے تو زبان کے ذریعہ سے اس کو ظاہر کر سکے۔ علاوہ اس کے تیرے دماغ میں عقل ڈال دی۔ اور اے انسان یہ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر تو ساری دُنیا کے خزانے خرچ کر کے کہیں سے خرید کرنا چاہے تو یہ چیزیں تمہیں کہیں سے نہیں مل سکتیں۔ مثلاً اللہ تعالےٰ اگر کسی کو مادر زاد اندھا پیدا کر دے تو اس جہان میں کہیں سے بینائی مل سکتی ہے؟ اور اگر ماں کے پیٹ سے بازوؤں کے سوا پیدا کر دے (میں نے ایک دفعہ ایک نوجوان دیکھا تھا جس کے دونوں بازو پیدائشی نہیں تھے) تو کیا اس جہان میں بازو لگ سکتے ہیں؟

لہٰذا

اے انسان۔ تیری انسانیت اور تیری شرافت کا ذاتی تقاضا ہے کہ تو اس بنانے والا اللہ جل شانہٗ کا مطیع اور فرمانبردار رہے اور اس تابعداری میں یاد رکھو۔ اللہ تعالےٰ کا ذاتی کوئی نفع نہیں ہے۔

بلکہ

اے انسان اس اطاعت اور فرمانبرداری میں تجھے دُنیا میں بھی آرام اور راحت نصیب ہوگی۔ اور آخرت کے عذاب سے بھی بچ جائے گا۔

اس کی تائید میں اعلان شاہنشاہی

(مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝)

سورہ النحل رکوع ۱۳ پارہ ۱۴

ترجمہ۔ جس نے نیک کام کیا۔ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہے تو ہم اُسے ضرور اچھی زندگی بسر کرائیں گے۔ اور اُن کا حق انہیں بدلے میں دینگے۔ ان کے اچھے کاموں کے عوض میں جو کرتے تھے۔

ورنہ تیری دُنیا اور آخرت

دونوں برباد

ہوں گے۔ یعنی اگر اللہ تعالےٰ کے احکام کی تعمیل نہ کی۔ تو یاد رکھ۔ تیری دُنیا اور آخرت دونوں برباد ہوں گی۔ دُنیا میں تو ذلیل اور آخرت میں جہنم رسید ہوگا۔ اس کے متعلق بھی

شاہنشاہی اعلان

سُن لو (وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ۝) سورہ طٰہٰ رکوع ۷ پارہ ۱۶

ترجمہ۔ اور جو میرے ذکر سے مُنہ پھیریگا۔ تو اس کی زندگی بھی تنگ ہوگی۔ اور اُسے قیامت کے دن اندھا کرکے اُٹھائیں گے۔ کہے گا۔ اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کرکے کیوں اُٹھایا۔ حالانکہ میں بینا تھا۔ (یعنی دُنیا میں) فرمائے گا۔ اسی طرح تیرے پاس میری آیتیں پہنچی تھیں۔ پھر تُو نے انہیں بُھلا دیا تھا۔ اور اسی طرح آج تُو بھی بھلایا گیا ہے۔ اور اسی طرح ہم بدلہ دینگے۔ جو حد سے نکلا۔ اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہیں لایا۔ اور البتہ آخرت کا عذاب بڑا سخت اور دیرپا ہے۔

حاصل

اللہ تعالےٰ کے ذکر یعنی قرآن مجید کی مخالفت کے یہ نتائج نکلے۔ (۱) دُنیا کی زندگی طرح طرح کی مصیبتوں میں گھری ہُوئی ہوگی۔ اور کئی مشکلات کا یقیناً سامنا ہوگا۔ اگرچہ بظاہر آسودہ حال نظر آئیں گے۔ مگر اندرونی طور پر ایسی مصیبتیں ہوں گی جن کے سُننے سے دل کانپ جائے۔ اسی لئے میں

کہا کرتا ہوں

کہ اگر ایک شخص کا بنگلہ اڑھائی لاکھ کا ہو۔ اور موٹر پچاس ہزار کی ہو۔ بیگم صاحبہ بھی زندہ ہو۔ اور ماشاء اللہ بچے بھی سب تعلیم یافتہ ہوں اور میاں صاحب کی آمدنی بھی معقول ہو۔ خانسامے اور بہرے خدمتگذار ہوں۔ اپنا دھوبی مستقل ہو اور ایک درزی اس خاندان کے کپڑے سینے کے لئے وقف ہو۔ بایں ہمہ اگر اس بنگلہ میں نماز کے لئے مصلّی نہیں ہے۔ اور وضو کرنے کے لئے لوٹا نہیں ہے۔ اور دل سے یا زبان سے اللہ تعالےٰ کے ذکر سے سب غافل ہیں۔ تو میں خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ اس بنگلہ میں رہنے والوں کے دلوں میں چین نہیں ہوگا۔ ان کی مثال بعینہٖ ایسی ہوگی۔ کہ ایک شخص کے بدن کے کسی حصّہ میں ناسور ہے۔ اور وہ چوبیس گھنٹے دن رات کے رستا رہتا ہے۔ درد مسلسل رہتا ہے۔ اور زخم سے پیپ یا پانی بہتا ہی رہتا ہے۔ اگر ایسے شخص کو قیمتی لباس زیب تن کرا دیا جائے تو کیا اسے چین نصیب ہو جائیگا۔ دیکھنے والے تو یہی خیال کریں گے کہ یہ شخص بڑا ہی خوش ہے۔ مگر اس سے پوچھئے تو وہ یہی کہے گا۔ کہ مجھے دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں ایک منٹ بھی چین نصیب نہیں ہوتا۔

اگر میاں صاحب

آپ کے یار غار ہو جائیں اور بیگم صاحبہ آپ کی بیوی کی بے تکلف سہیلی بن جائے۔ پھر میاں صاحب اور بیگم صاحبہ کے جب اندرونی حالات آپ کو معلوم ہوں گے تو پتہ چلے گا۔ کہ غالباً چھلنی میں چھید کم ہوں گے۔ اور ان کے دلوں میں اس سے بھی زیادہ غموں کے چھید زیادہ ہوں گے۔ اس سے آگے میں ان غموں کا ذکر بطور مثال کے بھی کرنا نہیں چاہتا۔ تاکہ میرے بے دین مسلمان بھائیوں کی توہین اور تذلیل نہ ہو

وُہ مزدور اچھا

ان بنگلہ والوں سے **وُہ مزدور اچھا** اور اس کی زندگی خوشگوار ہوگی جو دن بھر ٹوکری اُٹھاتا ہے۔ اور نماز باقاعدہ ادا کرتا ہے۔ رات ایک چھپر کے نیچے مع بال بچوں کے بسر کرتا ہے۔ فرش زمین پر چٹائی ڈال کر سوتا ہے اور اُوپر دھجیاں لگا ہُوا لحاف اوڑھتا ہے۔ عشاء کی نماز ادا کرکے سویا۔ اور صبح کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کی۔ اللہ تعالےٰ کا قرآن مجید میں اعلان ہے۔ کہ اپنے نیک بندوں کی دُنیا کی زندگی بھی خوشگوار بسر کرائیگا۔ اور مرنے کے بعد کی زندگی بھی دُنیا میں کی ہُوئی نیکیوں کے سبب سے عمدہ بسر ہوگی۔

اعلان ملاحظہ ہو

(مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝)

سورہ النحل رکوع ۱۳ پارہ ۱۴

ترجمہ۔ جس نے نیک کام کیا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہے تو ہم اسے ضرور اچھی زندگی بسر کرائیں گے۔ اور ان کا حق انہیں بدلے میں دینگے۔ ان کے اچھے کاموں کے عوض میں جو کرتے تھے۔ اس آیت پر

حاشیہ شیخ الاسلام ملاحظہ ہو

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ اس آیت کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں۔" اُوپر کی آیت میں صابرین اور ایفائے عہد کرنے والوں کے اجر کا ذکر تھا۔ یہاں تمام اعمال صالحہ کے متعلق عام ضابطہ بیان فرماتے ہیں۔ حاصل یہ ہے۔ کہ جو کوئی مرد یا عورت نیک کاموں کی عادت رکھے بشرطیکہ وہ کام صرف صورۃً نہیں بلکہ حقیقۃً نیک ہوں۔ یعنی ایمان اور معرفت صحیحہ کی روح اپنے اندر رکھتے ہوں۔ تو ہم اُس کو ضرور پاک، ستھری، اور مزیدار زندگی عنایت کریں گے۔ مثلاً دُنیا میں حلال روزی، قناعت و غنائے قلبی، سکون و طمانیت، ذکر اللہ کی لذت، حُبِّ الٰہی کا مزہ، ادائے فرض عبودیت کی خوشی، کامیاب مستقبل کا تصوّر، تعلق مع اللہ کی حلاوت، جس کا ذائقہ چکھ کر ایک عارف نے کہا تھا ۝

چوں چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد
در دل اگر بود ہوس ملک سنجرم
زانگہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب
من ملک نیم روز بیک جو نمی خرم

سچ ہے ۔ اَهْلُ اللَّيْلِ فِيْ لَيْلِهِمْ مِنْ اَهْلِ اللَّهْوِ فِيْ لَهْوِهِمْ ۔

اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ۔ کہ اگر سلاطین کو خبر ہو جائے ۔ کہ شب بیداروں کو رات کے اُٹھنے میں کیا لذّتِ دولت حاصل ہوتی ہے تو اس کے چھیننے کے لئے اسی طرح لشکر کشی کریں جیسے ملک گیری کے لئے کرتے ہیں ۔ بہرحال مومن قانت کی پاک اور مزیدار زندگی یہیں سے شروع ہو جاتی ہے ۔ قبر میں پہنچ کر اس کا رنگ اور زیادہ نکھر جاتا ہے ۔ آخر انتہا اس حیات طیبہ پر ہوتی ہے ۔ جس کے متعلق کہا ہے ۔ حیاۃٌ بلا موتٍ و غنیً بلا فقرٍ و صحۃٌ بلا سُقمٍ و مُلکٌ بلا ھُلکٍ و سعادۃٌ بلا شقاوۃ رزقنا اللہ تعالےٰ بفضلہ ومنہ ایاھا (تنبیہ)

اس آیت نے بتلا دیا کہ قرآن کی نظر میں عورت اور مرد کی نیکی اور کامیابی کا ایک ہی ضابطہ ہے ۔ یعنی عورت اور مرد بلا امتیاز اپنے اپنے حسب حال نیکی کرکے پاک زندگی حاصل کر سکتے ہیں ۔"

دوسرے حصے کی تفصیل

اس میں بھی تین درجے ہیں

(۱)

اپنے فطرتی جذبہ کے ماتحت اللہ تعالےٰ کو مان کر اس کے احکام کی تعمیل کرنا ۔

اس کا ثبوت

(رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَھُمْ رَبُّھُمْ اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ) سورہ آل عمران رکوع ۲۰ پارہ ۴

ترجمہ ۔ اے رب ہمارے ہم نے ایک پکارنے والے سے سُنا ۔ جو ایمان لانے کو پکارتا تھا ۔ کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ ۔ سو ہم ایمان لے آئے ۔ اے رب ہمارے اب ہمارے گناہ بخش دے ۔ اور ہم سے ہماری برائیاں دُور کر دے ۔ اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دے ۔ اے رب ہمارے اور ہمیں دے ۔ جو تُو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے سے وعدہ کیا ہے ۔ اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر ۔ بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ۔ پھر ان کے رب نے ان کی دعا قبول کی ۔ کہ مَیں تم میں سے کسی کام کرنے والے کا کام ضائع نہیں کرتا ۔ خواہ مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک دوسرے کے جز ہو ۔

(۲)

عمر کا کچھ حصہ احکامِ الٰہی کی مخالفت کرنے کے بعد پھر اللہ تعالےٰ سے تعلق درست کر لینے والے

(اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗىِٕكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

سورہ النساء رکوع ۳ پارہ ۴

ترجمہ ۔ اللہ پر توبہ قبول کرنے کا حق انہیں لوگوں کے لئے ہے ۔ جو جہالت کی وجہ سے بُرا کام کرتے ہیں ۔ اس کے بعد جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں ۔ ان لوگوں کو اللہ معاف کر دیتا ہے ۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا دانا ہے ۔

حاصل

یہ نکلا کہ جو شخص گناہ کرے ۔ اس کے بعد صدق دل سے توبہ کرے ۔ تو اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے ۔ اور اسے اس گناہ کی سزا سے بری کر دیتا ہے ۔

دُعا

اللہ تعالےٰ اوّل تو گناہ کرنے ہی سے بچائے ۔ اور اگر ہو جائے تو توبہ کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین یا الٰہ العالمین

(۳)

دوزخ میں جا کر اللہ تعالےٰ کے تعلق کو درست کرنے کا احساس کرنے والے ۔

اس کا ثبوت

(وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَاۗلِّيْنَ ۝ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝ قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓي اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ۝ اِنِّىْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝

سورہ المومنون رکوع ۶ پارہ ۱۸

ترجمہ ۔ اور جن کا پلہ ہلکا ہوگا ۔ تو وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کیا ہمیشہ جہنّم میں رہنے والے ہونگے ۔ ان کے مونہوں کو آگ جھلس دیگی ۔ اور وہ اس میں بدشکل والے ہوں گے ۔ کیا تمہیں ہماری آیتیں نہیں سُنائی جاتی تھیں ۔ پھر تم انہیں جھٹلاتے تھے ۔ کہیں گے ۔ اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آگئی اور ہم لوگ گمراہ تھے ۔ اے رب ہمارے ہمیں اس سے نکال دے ۔ اگر پھر کریں تو بیشک ظالم ہونگے ۔ فرمائے گا اس میں پھٹکارے ہُوئے پڑے رہو ۔ اور مجھ سے نہ بولو ۔ میرے بندوں میں سے ایک فرقہ تھا ۔ جو کہتے تھے ۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے ۔ تو ہمیں بخش دے ۔ اور ہم پر رحم کر ۔ اور تو بہت رحم کرنے والا ہے ۔ سو تم نے ان کی ہنسی اڑائی ۔ یہاں تک کہ انہوں نے تمہیں میری یاد بھی بھلا دی ۔ اور تم ان سے ہنسی ہی کرتے رہے ۔ آج میں نے انہیں ان کے صبر کا بدلہ دیا ۔ کہ وہی کامیاب ہُوئے ۔

حاصل

یہ نکلا کہ دُنیا میں ایسے بدنصیب بھی ہیں کہ مرتے دم تک انہیں ایمان نصیب نہیں ہُوا ۔ حتّٰی کہ جب دوزخ میں جا داخل ہُوئے تب احساس ہُوا ۔ کہ ایمان لانا سعادت تھی ۔ اور نہ لانا بدبختی ۔ مگر اللہ تعالےٰ کے ہاں تو ایمان بالغیب یعنی اللہ تعالےٰ کے عذاب دیکھے بغیر ایمان لانے کی ضرورت ہے ۔ اور وہ چیز دُنیا ہی میں حاصل ہونی تھی ۔ اب دوزخ میں داخل ہونے اور اللہ تعالےٰ کا عذاب چکھنے کے بعد تو سابقہ غلطیوں کے دوبارہ نہ کرنے کا وعدہ کرتے ہیں ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی ۔ وما علینا الا البلاغ واللہ یہدی من یشاء الی صراطِ مستقیم ۔

شیخ الاسلام کا حاشیہ

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں ۔" جلتے

جلس ذکر منعقدہ جمعرات مورخہ ۱۹ صفر المظفر ۱۳۷۸ھ مطابق ۴ ستمبر ۱۹۵۸ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى
ا بَعْدَ۔ آج کی معروضات کا عنوان یہ ہے

دی کی صحبت میں مدّت مدید تک زندگی بسر کرنے سے سان اپنے بہشتی یا دوزخی ہونے کا اندازہ لگا سکتا ہے

اندازہ سے مراد یہ ہے کہ یہ قطعی چیز ں ہے۔ ممکن ہے کہ اندازہ صحیح ہو۔ ی کسے کہتے ہیں؟ ہادی فقط وہ شخص سکتا ہے جس کی صحبت میں کتاب و ت کی آواز اس کے متعلقین کے گوش گزار ی رہے۔ دنیا میں سینکڑوں نہیں ہزاروں ں کے بھیس میں ٹھگ ہوتے ہیں۔ ین یعنی گمراہ کنندہ ہوتے ہیں۔ جن کو آپ ۔ سائیں یا فقیر کہتے ہیں ان میں سے ٹھگ ہوتے ہیں۔ جب چندہ وصول نے کے لئے آتے ہیں تو صاف کیوں نہیں کہتے کہ ہم چندہ وصول کرنے کے لئے آئے ہیں۔ ہادی کا بھیس بدل کر کیوں آتے ہیں۔ اگر وہ اپنے متعلقین کو کتاب و سنّت کی روشنی نہیں پہنچا سکتے تو وہ ہادی نہیں مضل ہیں۔ آپ کے ہاں جتنے سائیں فقیر یا صاحبزادہ صاحب آتے ہیں۔ ان میں سے کتنے ہیں جو کتاب و سنّت کی روشنی میں اپنے متعلقین کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ کسی نے ٹھیک کہا ہے ؎

اے بسا ابلیس آدم رو ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

ترجمہ۔ کئی شیطان انسانوں کی شکل میں آتے ہیں اس لئے ہر شخص کے ہاتھ میں (بیعت کے لئے) ہاتھ نہیں دے دینا چاہیئے۔

امام الہدیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو آپؐ کے دروازہ کا غلام ہے وہ ہادی ہے اور جو آپؐ کے دروازہ کا غلام نہیں وہ ہادی کیسے ہوسکتا ہے۔ ہادی قلیل اقل ہیں۔ ہادی کے بھیس میں آنے والوں کی اکثریت ٹھگوں کی ہوتی ہے۔ اے پنجابیو! تمہاری عقیدت کے قربان جائیے۔ جو کالے یا گیروئے کپڑے پہن لے اور لٹیں بڑھالے۔ تو تم کہتے ہو کہ سائیں جی آگئے۔ بزرگ آگئے۔ فقیر آگئے۔ جس کا رنگ گورا ہو پنجابی سمجھتے ہیں کہ اس کے چہرہ پر نور برس رہا ہے۔ خواہ وہ کشمیر کا کوئی پنڈت ہی ہو۔ کرنل لارنس نے بھیس بدل کر عربوں کو تباہ و برباد کیا۔ وہ ایک دفعہ پیر بن کر لاہور آیا تو لاہوریوں نے اس کو کوٹھی دی۔ قالین دیئے۔ بیشمار مرد اور عورتیں صبح و شام اس کی زیارت کے لئے آنے لگے۔ خدا بھلا کرے ہماری انجمن حمایت اسلام لاہور کے صدر مولوی غلام محی الدین قصوری کا کہ انہوں نے اس کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ انہوں نے لاہوریوں سے کہا۔ کہ یہ تو کرنل لارنس ہے۔ اس کی فوٹو تو دیکھو۔ پھر لاہوریوں نے کوٹھی بھی چھین لی۔ لاہوری خاص کر عورتیں ایک تو فقیروں کی وجہ سے گمراہ ہوتے ہیں۔ اور دوسرے تعویذوں پر مرتے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ ہر کام تعویذ سے ہو جائے لڑکا نالائق ہو تو تعویذ دیدو۔ خاوند آوارہ مزاج ہو تو تعویذ دیدو۔ اگر پڑھنے کے لئے کوئی وظیفہ بتایا جائے تو اکثر مرد اور عورتیں پڑھنے کے لئے تیار نہ ہونگی۔ میں نے اپنے دونوں مربّیوں سے کبھی تعویذ نہیں مانگا تھا۔ البتہ انہوں نے پڑھنے کے لئے بہت کچھ بتلایا۔

میں کہا کرتا ہوں جس کو کوئی کام نہ ملے وہ مادر زاد ننگا ہو جائے۔ اور الٹی سیدھی باتیں کرنے لگ جائے۔ لوگ کہیں گے یہ مجذوب ہوگئے ہیں۔ پھر دیکھئے صبح سے شام تک کتنے مرد اور عورتیں آتی ہیں۔ اور کتنے نذرانے پیش کئے جاتے ہیں۔ ہر پاگل مجذوب نہیں ہوتا۔ اور نہ ہر مجذوب پاگل ہوتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ بعض مجذوب پاگل بھی ہوتے ہیں۔ ان کی لو ادھر اس قدر لگ جاتی ہے۔ کہ وہ ادھر سے غافل اور ادھر سے واصل ہو جاتے ہیں۔ ان کو پہچاننے والے پہچانتے ہیں۔ اندھے نہیں پہچان سکتے۔ مجذوب وہ ہے جس کی انانیت اس طرح پگل گئی ہو جس طرح دھوپ میں مکھن پگل جاتا ہے۔

وہ فَانِیْ عَنْ مَرَادِ نَفْسِہٖ بَاقِیْ بِمُرَادِ اللّٰہِ تعالیٰ ہوتا ہے۔

اگر ایک شخص ہادی کی صحبت میں عقیدت سے رہے۔ اس کی ہر بات کو گوشِ ہوش سے سُنے۔ لوحِ دل پر لکھ کر لے جائے۔ اور مرتے دم تک نبھائے۔ تو کچھ عرصہ بعد وہ اندازہ کر سکے گا کہ وہ بہشتی ہے یا دوزخی۔ مثال کے طور پر ایک حدیث شریف عرض کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں۔
لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

ترجمہ۔ (تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اس چیز کو اپنے بھائی کے لئے پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔)

اس ایک حدیث شریف پر عمل کرنے سے سب کدورتیں دل سے نکل جائیں گی۔

خطبہ جمعہ

صفحہ ۶ سے آگے

سوج جائے گا۔ نیچے کا ہونٹ لٹک کر ۔تک اور اوپر کا پھول کر کھوپڑی ، پہنچ جائے گا۔ اور زبان باہر نکل کر ں پر لٹکتی ہوگی۔ جسے دوزخی پاؤں ے روندینگے۔ اللّٰہم احفظنا و من سائر ع العذاب۔ اس وقت ان سے یوں ں گے۔ گویا جن باتوں کو دنیا میں لایا کرتے تھے۔ اب آنکھوں سے ۔ لو۔ سچّی تھیں یا جھوٹی۔ اعتراف نگے کہ بیشک ہماری بدبختی نے دھکا ۔ جو سیدھے راستہ سے بھٹک کر اس ی ہلاکت کے گڑھے میں آ پڑے۔ اب نے سب کچھ دیکھ لیا۔ از راہ کرم ایک ، ہم کو یہاں سے نکال دیجئے۔ پھر ی ایسا کریں۔ تو گنہگار ہوں گے۔ جو ا چاہے۔ دیجئے گا۔ (کہا جائے گا) بک مت کرو۔ جو کیا تھا۔ اب اس سزا بھگتو۔ آثار سے معلوم ہوتا ہے اس جواب کے بعد پھر فریاد منقطع جائے گی۔ بجز زفیر و نہیق کے کچھ م نہ کر سکیں۔ العیاذ باللہ۔ اللّٰہم جعلنا منہم

اگر اپنے لئے یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کو بدنام نہ کرے۔ تو یہ کسی کو بدنام نہیں کریگا۔ اگر یہ چاہتا ہے کہ اس سے جو قرضہ لے جائے وہ واپس کر جائے تو یہ خود بھی دوسروں سے قرضہ لے کر واپس کر دے گا۔ اگر یہ چاہتا ہے کہ میری بہو بیٹیوں کو کوئی دیکھنے نہ پاتے تو یہ بھی کسی کی بہو بیٹیوں کو نہ دیکھے گا۔ اس ایک حدیث سے دل کا تزکیہ اور صفائی ہو جائے گی۔ اس پر عمل کرنے سے نیک ہو جائے گا۔ تو اس کا دل گواہی دیگا کہ اللہ تعالےٰ راضی ہو ہی جائیگا۔ کسی نے کہا ہے ؎

آں را کہ حساب پاک است
از محاسبہ چہ باک

ایک دوسرے ارشاد میں حضورؐ فرماتے ہیں کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کوئی شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو امانت کو ادا کرے۔ یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں ایک امین اور دیانتدار شخص ہے۔

میں چالیس سال سے لاہور میں رہتا ہوں۔ لاہور تعلیم کا مرکز ہے۔ کسی زمانہ میں یہاں تیرہ کالج تھے۔ سکولوں کی تعداد اس سے کئی گنا تھی۔ ایک اسلامیہ کالج لاہور کے ماتحت پانچ ہائی سکول ہیں لاہور حکومت کا بھی مرکز ہے۔ میں لاہور کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں تقسیم سے پہلے غصّہ سے کہا کرتا تھا کہ جو قرض لے کر واپس کر دے وہ مسلمان نہیں ہندو ہوگا۔ ہندو کی ساکھ تھی۔ مجال ہے کہ وہ وقت پہ ہنڈی نہ بھرے۔ سب ہندو امیر نہ تھے۔ ان میں غریب بھی ہوتے تھے۔ غریب امیر سے قرض لیتا تھا۔ خود بھی کھاتا تھا اور امیر کو بھی نفع دیتا تھا مسلمان کی ساکھ نہ تھی۔ میں کہا کرتا ہوں کہ مجھ پہ کسی زمانہ میں ۷۰۰ روپیہ قرضہ تھا۔ اس میں سے میں نے ایک پیسہ بھی نہیں کھایا تھا۔ میرے یار مولوی۔ پیر اور شاہ صاحب ہی ہیں۔ ان کو میں نے اپنے دوستوں سے قرضہ لے کر دیا۔ میں ضامن تھا۔ قرضہ لے کر وعدہ یہ کر کے کہ گھر جاتے ہی منی آرڈر کر دیں گے۔ ان میں سے بعض کے گاؤں میں میں جلسہ کے موقعہ پر گیا بھی لیکن پھر بھی ان کو قرضہ ادا کرنے کا خیال تک نہ آیا۔ حالانکہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ (لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ) الآیہ (سورہ البقرہ رکوع ۲۳ پارہ ۲)

ترجمہ ایک دوسرے کے مال آپس میں ناجائز طور پر نہ کھاؤ۔

اگر بے ایمان نہیں ہے تو ہادی کی صحبت میں رہ کر جب کتاب و سُنّت کی آواز اس کے کانوں میں پہنچے گی تو کچھ نہ کچھ اثر تو ضرور ہوگا۔ پھر کسی سے بد دیانتی فریب اور دھوکہ نہ کریگا۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے نیک ہی ہوگا۔

حضور کا ہر ارشاد دریا در کوزہ بند کا مصداق ہوتا ہے۔ میں نے جو حدیث شریف ابتدا میں عرض کی ہے۔ اس پر عمل کرنے سے انشاء اللہ بیڑا پار ہو جاے گا۔ اگر جان بوجھ کر کسی کو نہ ستائے گا تو اللہ تعالےٰ کیوں ناراض ہوں گے۔ دل جھوٹ نہیں بولتا۔ زبان جھوٹ بولتی ہے حضورؐ فرماتے ہیں۔

عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا وَابِصَةُ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ اَصَابِعَهٗ فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهٗ وَ قَالَ اِسْتَفْتِ نَفْسَكَ اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ ثَلٰثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ (رواہ احمد والدارمی)

(باب الکسب وطلب الحلال)

ترجمہ۔ وابصہؓ بن معبد نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے وابصہ تو یہ پوچھنے آیا ہے۔ کہ نیکی کیا چیز ہے اور گناہ کیا۔ میں نے عرض کیا ہاں (یہ سن کر) آپؐ نے انگلیوں کو اکٹھا کیا اور میرے سینہ پر مار کر فرمایا اپنے نفس سے پوچھ اپنے دل سے پوچھ۔ تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے۔ (اور پھر فرمایا) نیکی وہ ہے جس سے نفس کو اطمینان حاصل ہو۔ اور جس سے دل کو سکون نصیب ہو۔ اور گناہ وہ ہے جو نفس میں خلش پیدا کرے۔ اور دل میں تردد کا موجب ہو۔ اگرچہ لوگ (اس کے جواز کا فتوے دیں)

اگر کسی سے پانچ روپیہ قرضہ لیا اور اس غریب کو پانچ سال تک چکر لگانے پڑے تو دل خود بخود کہیگا کہ تو ہے تو بے ایمان داڑھی بڑھائی تو کیا ہُوا اور ماتھے پر محراب ہے تو کیا ہُوا۔ اس طریقہ سے ہادی کی صحبت میں اندازہ لگا سکیگا کہ بہشتی ہے یا دوزخی۔ اگر لوگوں پر ظلم کرتا رہا ہے تو ضمیر کہیگا کہ اللہ تعالےٰ مظلوموں کی حمایت کرے گا۔ اور تجھ کو ظلم کی سزا ضرور دے گا۔ اللہ تعالےٰ ظالموں کی حمایت ہرگز نہیں کرتے۔

اور سُنئے قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں (وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا) سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴ پارہ ۱۵

ترجمہ۔ اور (اپنے) وعدہ کو پورا کرو۔ بیشک وعدہ کی باز پرس ہوگی۔

مسلمانوں میں اکثریت وعدہ کرکے ایفا نہ کرنے والوں کی ہے۔ کوئی ایفائے عہد کرنے والا ہوگا۔ ستانے والوں کا دُکھ اور سکھ دینے والوں کا سکھ یاد آئے گا۔ تو اول الذکر کو بدی سے اور موخرالذکر کو نیکی سے یاد کرے گا۔ اس کے متعلق حضورؐ فرماتے ہیں۔

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُؓ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ فِي الْاَرْضِ

(باب المشی بالجنازہ)

ترجمہ۔ انسؓ کہتے ہیں کہ صحابہؓ کی ایک جماعت ایک جنازہ کے پاس سے گزری اور اس کی بھلائی کی تعریف کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کو سُن کر فرمایا واجب ہُوئی۔ پھر یہ جماعت ایک اور جنازہ کے قریب سے گزری اور اس کی بُرائی کی۔ آپؐ نے فرمایا واجب ہُوئی۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ کیا چیز واجب ہُوئی آپؐ نے فرمایا جس میت کی تم نے بھلائی کی تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہُوئی اور جس کی تم نے بُرائی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہُوئی۔ اور تم لوگ زمین پر خدا کے گواہ ہو۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مومن بندے زمین پر خدا کے گواہ ہیں۔

ہادی کی صحبت میں یہ آوازیں کانوں میں پڑتی رہیں گی۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ خود ہی اصلاح کی کوشش کرے گا۔ اگر پہلے خلق خدا کو ستاتا اور دکھ دیتا تھا۔ بدعہدی کرتا تھا، اور لوگوں کا مال ناحق کھاتا تھا تو ان آوازوں کو سُن کر آہستہ آہستہ خود ہی ان بُرائیوں سے بچنے کی کوشش کریگا۔

حضور اللہ تعالےٰ کی طرف سے فرماتے ہیں۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

امتحان سہ ماہی درس کلام مجید

منعقدہ ۸، ۹ صفر سنہ ۱۳۷۸ھ

مدرسہ قاسم العلوم دروازہ شیرانوالہ۔ لاہور

وقت: ۴ گھنٹے

کل نمبر ۱۱۵

۱۔ پارہ ۵ کی کوئی سی پانچ آیت کا ترجمہ لکھو یا پارہ ۷ کی کوئی سی پانچ آیت کا ترجمہ لکھو۔ نیز آیات کے نمبر بھی تحریر کرو (۲۵)

۲۔ فَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بَعۡدُ مِنۡکُمۡ فَاِنِّیۡۤ اُعَذِّبُہٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُہٗۤ اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِیۡنَ پارہ ۷ آیت ۱۱۵ خط کشیدہ الفاظ میں کفر سے کیا مراد ہے۔ اور جن لوگوں نے یہ کفر کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو کیا سزا دی؟ یا

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُقَاتِلُوۡنَ ..... الخ پارہ ۵ آیت ۷۶ کا ترجمہ اور مطلب تحریر کرو اس "کَیۡدَ" کے ضعف کا اطلاق صرف جہاد میں ہوتا ہے یا زندگی کے تمام شعبوں میں؟ تعلیم جدید لنسواں میں کَیۡدَ الشَّیۡطٰنِ کو مثال دے کر تحریر کرو (۱۰)

۳۔ ارکان خمسہ اسلام میں کسی پر بیان دو (۲۰)

۴۔ کوئی سی پانچ احادیث کا ترجمہ لکھو۔ نیز ہر حدیث کا نمبر اور راوی کا نام تحریر کرو۔ (۲۵)

۵۔ عَنۡ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یُبۡعَثُ کُلُّ عَبۡدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیۡہِ رَوَاہُ مُسۡلِمٌ نمبر ۱۳۱، اس حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کرو اور مطلب مثالیں دے کر واضح کرو (۱۵)

۶۔ انگریز کے دور حکومت میں ہندوستان میں اسلام کی نشر و اشاعت کرنے والی کون سی جماعت تھی، اور اس جماعت کے افراد کو کیا کہا جاتا ہے؟ (۱۰)

۷۔ اپنی درسگاہ کے متعلق اظہار خیال کرو (۱۰)

نوٹ:۔ تمام سوال حل کرنے لازمی ہیں۔

عبدالحمید مرزا دفتر پبلک سروس کمیشن مغربی پاکستان لاہور۔ عمر ۲۰ سال۔ حاصل کردہ نمبر ۱۱۵

سوال ۶: جب ہندوستان میں کفر و الحاد کے بادل چھائے ہوئے تھے تو حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد ڈالی۔ جو طالب علم یہاں سے فارغ التحصیل ہوتے ہیں۔ ان کو علماء دیوبند کہا جاتا ہے۔

یہاں پر علوم حدیث و فقہ حنفی پڑھایا جاتا ہے۔ اس مدرسہ نے بڑے بڑے جید عالم پیدا کئے جنہوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو کفر و الحاد سے بچایا۔ ان میں سے مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا محمد یعقوبؒ مولانا مفتی کفایت اللہؒ مفتی ہند و حضرت مولانا احمد علی مدظلہٗ ہیں۔ مندرجہ بالا حضرات میں سے صرف شیخ التفسیر مولانا احمد علی مدظلہٗ بقید حیات ہیں۔ جو کہ پاکستان میں دین اسلام کی نشر و اشاعت کر رہے ہیں۔ مندرجہ بالا علماءِ کرام کی بدولت ہندو پاکستان کے مسلمان دین سے مستفید ہو رہے ہیں۔

سوال ۳: روزہ تمام مسلمانوں پر جو بالغ ہیں فرض ہے۔ یہ ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے دوسرے پارے میں فرماتے ہیں۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ۔ اس آیت شریفہ سے ظاہر ہے کہ روزہ انبیاء سابقین علیہم السلام کی امتوں پر بھی فرض تھا۔ روزہ کا مطلب صرف کھانے پینے سے باز رہنا نہیں بلکہ تمام اعضائے جسم کو بری باتوں سے روکنا ہے۔

سوال ۷: ہمارے مدرسہ کا نام مدرسہ قاسم العلوم ہے۔ حضرت مولانا احمد علی مدظلہٗ اس کے بانی و مبانی ہیں۔ یہ مدرسہ انجمن خدام الدین کے زیر اہتمام کام کر رہا ہے۔ اس مدرسہ میں حنفی فقہ حدیث اور ترجمۂ قرآن عام فہم زبان میں پڑھایا جاتا ہے۔ مستحق طلباء کو وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔ ماہ رمضان میں قرآن پاک کی خاص جماعتیں شروع ہوتی ہیں۔ دور دراز سے طالب علم، علم دین اسلام پڑھنے آتے ہیں۔ ہمارے استاد مولانا حمید اللہ ہیں آپ حضرت مولانا احمد علی صاحب کے فرزند ہیں۔

صبح و شام درس قرآن و حدیث ہوتا ہے۔ جمعہ کو چھٹی ہوتی ہے۔ تقریباً تمام طلباءٗ کمسن ہیں۔ اس لئے ہمارے استاد محترم کو سخت محنت کرنی پڑتی ہے۔ ہمارا مدرسہ پاکستان میں دین اسلام کی تبلیغ کے لئے دن رات کوشاں ہے۔ خدا کرے ہمارا مدرسہ مسلمانوں کو صراطِ مستقیم دین اسلام پر چلنے کی تبلیغ کرتا رہے۔

محمد آصف ولد میاں محمد یوسف سال دوئم اسلامیہ کالج لاہور۔ عمر ۱۸ سال حاصل کردہ ۱۱۵

سوال ۳: دنیا میں ہر مذہب کا طریق عبادت مختلف ہے۔ اگر ایک بتوں کی پوجا کرتا ہے تو دوسرا چاند، ستارے اور سورج کی۔

اسلام کے پیروکاروں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کے سوا نہ ہی کوئی اور معبود ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے نماز کو مسلمانوں کا طریقہ عبادت قرار دیا۔

نمازیں پانچ ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء جو دن رات میں پانچ دفعہ پڑھی جاتی ہیں۔ نماز ادا کرنے سے پہلے وضو کیا جاتا ہے۔ نماز فرض۔ سنت۔ نفل اور وتر ہوتی ہے۔ مسلمانوں کے اس طریق عبادت سے خداوند تعالیٰ کے سامنے عاجزی کا اظہار ہوتا ہے۔ نمازی ہر وقت پاک و صاف رہتا ہے۔ کیونکہ پاکیزگی نماز کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ صفائی پسند اور پاکیزہ رہنے والوں سے محبت کرتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نمازی سے محبت کرتے ہیں۔ نماز پڑھنے سے انسان متکبر نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ دن میں پانچ دفعہ خداوند تعالیٰ کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتا ہے عاجزی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اس لئے نمازی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتا ہے نمازی کو قیامت کے دن نماز کی برکتوں کی بدولت اللہ تعالیٰ کی رحمت میں جگہ ملے گی نمازی اپنی نمازوں کے ثواب کے بدلے جنت میں جائیں گے۔ نمازی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے۔ اور خداوند تعالیٰ اس کی حاجتوں کو پورا کرتے ہیں۔ نماز تسکین قلب ہے۔

سوال ۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک شخص اسی حالت میں اٹھے گا۔ جس حالت میں مرا تھا۔

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص حالت کفر میں مرے گا۔ قیامت کے دن اسی حالت کفر میں اٹھایا جائے گا۔ جو شخص ایمان کی حالت میں مرے گا۔ وہ قیامت کے دن ایماندار اٹھے گا۔

سوال ۱۱ انگریز کے دورِ حکومت میں اسلام خطرے میں تھا۔ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے مدرسہ دارالعلوم دیوبند کی بنیاد ڈالی۔ اس مدرسہ میں ہزارہا حضرات نے علوم دین کو سیکھا اور پھر اس کو ہندوستان کے کونے کونے میں پھیلا دیا۔ ہمارے استاد مولانا حمید اللہ نے مدرسہ دارالعلوم دیوبند سے تعلیم حاصل کی ہے آپ مدرسہ قاسم العلوم علوم میں قرآن و حدیث کی تعلیم دیتے ہیں۔ اگر مدرسہ دیوبند نہ ہوتا تو نہ ہی ہمارے استاد وہاں سے پڑھتے اور نہ ہی ہم کو پڑھاتے۔ اور نہ ہی ہم کو ہدایت نصیب ہوتی۔ ہم گمراہ ہو جاتے اور نیکی و بدی کی تمیز نہ کر سکتے۔ آج تک ہم کو جو اسلام پہنچا ہے۔ وہ علماء کرام کی بدولت پہنچا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو دین اسلام سکھایا اور انہوں نے تابعین کو۔ اسی طرح ہوتا ہوتا ہم تک پہنچا۔ یہ صرف علماء دین کی بدولت پہنچا۔

سوال ۷:۔ ہمارا مدرسہ اندرون شیرانوالہ گیٹ میں واقع ہے۔ اس کا نام قاسم العلوم ہے۔ جو کہ انجمن خدام الدین کے ماتحت چل رہا ہے۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب نے اس مدرسہ کی بنیاد ڈالی اور آپ اس کے نگران اعلیٰ ہیں یہ مدرسہ ڈھائی منزلہ ہے۔ بڑا ہوا دار ہے۔ بجلی اور نل کا انتظام ہے۔ اس مدرسہ کا مقصد صرف دین اسلام کی نشر و اشاعت کرنا ہے۔ عربی اور فارسی کی تعلیم ابتداء ہی سے دی جاتی ہے نماز مغرب اور نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید ہوتا ہے۔ احادیث بھی پڑھائی جاتی ہیں جو بچے اس مدرسہ میں پڑھتے ہیں۔ وہ مذہب اسلام سے خوب واقف ہو گئے ہیں نیکی اور بدی میں تمیز کر سکتے ہیں۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں داخل کرائیں تاکہ وہ مذہب اسلام سے گمراہ نہ ہو سکیں۔

عبدالوحید مدرسہ قاسم العلوم لاہور عمر ۱۴ سال حاصل کردہ نمبر ۱۱۵

سوال ۱۳:۔ نماز بھی ارکان خمسہ میں سے ایک رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَر نماز کا درجہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بلند ہے۔ نماز افضل ترین عبادتوں میں سے ہے۔ نماز قربانی کا ایک نمونہ ہے۔ یعنی جو شخص پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہے۔ تو وہ اپنے کاروبار کو چھوڑ کر اللہ کے احکام کی تعمیل کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ترک نماز کفر سے ملانے والی چیز ہے۔

سوال ۱۱:۔ فرنگی عہد حکومت میں اسلام ایک نازک دور میں سے گذر رہا تھا۔ مگر وہی ہوتا ہے۔ جو منظور خدا ہوتا ہے۔ ہند میں حضرت شاہ ولیؒ اللہ کی تعلیمات سے مستفید ہو کر چند بڑے علمائے دین نے مدرسہ دارالعلوم دیوبند کی بنیاد ڈالی یہ ہندوستان کا سب سے بڑا عربی مدرسہ ہے۔ مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ، مولانا عبید اللہ سندھی اور دیگر علمائے دین نے مدرسہ دارالعلوم دیوبند سے دینی علوم کو پڑھا اور پھیلایا اور انگریزوں کے ساتھ جہاد کیا ہمارے استاد نے بھی اسی مدرسہ سے تعلیم حاصل کی ہے۔ آج کل مولوی محمد طیب صاحب اس مدرسہ کے مہتمم ہیں

سوال ۷:۔ ہمارا مدرسہ لاہور میں شیرانوالہ دروازہ میں واقع ہے۔ یہ مدرسہ موجودہ دور میں علوم دین کی نشر و اشاعت کے لئے دن رات کوشاں ہے۔ صبح و شام درس کلام پاک کی جماعتیں لگتی ہیں۔ یہاں پر تفسیر قران پاک پڑھائی جاتی ہے۔ دور دراز سے طالبان دین حق یہاں آتے ہیں۔ اس مدرسہ کا اصول قران و حدیث کی تعلیم دینا ہے۔ حدیث نبوی ہے۔ کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قران کو پڑھے اور پڑھائے۔

محمد شریف کھوکھر ملازم دفتر ریلوے ہیڈ کوارٹر لاہور حاصل کردہ نمبر ۱۱۵۔ عمر ۳۳ سال

سوال نمبر ۵:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہر انسان اسی حالت میں اٹھایا جائے گا۔ جس حالت میں فوت ہوا۔ رواہٗ مسلم یعنی اگر کوئی شخص اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ نشست و برخاست رکھتا ہوا وفات پا گیا تو قیامت کے دن انہی صالح بندوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ اور کوئی شخص بُرے لوگوں کی مجلس میں بیٹھے گا۔ تو مرنے کے بعد قیامت کے دن اُسی زمرہ میں اٹھایا جائے گا

سوال ۷ مدرسہ قاسم العلوم

یہ مدرسہ بالمقابل نابینا سکول لائن سبحان خاں واقع ہے۔ اس میں تقریباً ۳۰ کے قریب سکول و دفاتر کے لوگ درس قران و حدیث صبح و شام حاصل کرتے ہیں۔ یہ مدرسہ حضرت مولانا احمد علی صاحب کی بدولت معرض وجود میں آیا۔ آپ کے صاحبزادے مولانا حمید اللہ یہاں کے پروفیسر ہیں۔ آپ نہایت محنت سے درس قرآن و حدیث فی سبیل اللہ دیتے ہیں۔ آپ اپنے آباؤ اجداد کے حکم کے مطابق دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے اخلاق حمیدہ کی بدولت بچے اور نوجوان بڑے ذوق و شوق سے قرآن پاک و حدیث شریف پڑھنے آتے ہیں۔ یہاں آنے سے طلباء کی عادات و اطوار بدل گئے ہیں۔ یہ طلباء نمازی پرہیزگار بن گئے ہیں۔ جھوٹ سے ان کو نفرت ہو گئی ہے۔ ان کے اخلاق میں پاکیزگی اور اخلاص نظر آتا ہے۔ اس قسم کے درس و تدریس کا دوسرا مرکز لاہور میں بہت کم نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک کاموں کی توفیق دے۔ اور اس مدرسہ کے منتظمین کو اسلام کا بول بالا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

سوال ۱۱ انگریزوں کے دور حکومت میں ہندوستان میں اسلام کی نشر و اشاعت جن علماء دین نے کی ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا الحاج شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب مدظلہٗ، مولانا محمد علیؒ مولانا شوکت علیؒ اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور دیگر اکابرین اُمت

شیخ عبدالحفیظ حاصل کردہ نمبر ۱۱۵ عمر ۱۷ سال

سوال ۱۳:۔ نماز دین اسلام کا ایک جزو ہے ہر بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ قران پاک میں بار بار آیا ہے کہ نماز قائم کرو تارک نماز سینما بینی بھی کرتے ہیں۔ لیکن نمازی نماز قضا ہونے کے ڈر سے اس لعنت سے دور رہتا ہے۔ نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ نمازی کے چہرے پر قیامت کے روز قدرتی نور ظاہر ہوگا۔ نمازی کی دنیا و آخرت دونوں جہاں میں عزت ہوتی ہے۔

سوال ۱۲:۔ لفظ "جہاد" کا اطلاق نہ صرف جہاد پر ہے۔ بلکہ تمام دوسری باتوں پر بھی ہوتا ہے۔ بُری باتوں سے اپنے نفس کو روکنا ہے۔ اپنے نفس سے جہاد کرنا ہے۔ اسی طرح آج کل لڑکیاں جب سکول و کالج جاتی ہیں تو طرح طرح کے فیشن دیکھتی ہیں تو دوسری لڑکیوں کو مختلف بُرے کاموں

اور برائیوں میں مبتلا پاتی ہیں۔ تو ان کے دل میں بھی ان بُرے کاموں کے کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور شیطان کے ورغلانے سے خواہشات نفسانی کا شکار ہو جاتی ہیں

سوال ۶ :- انگریز کے زمانے میں اسلام کی نشر و اشاعت کرنے والی ایک جماعت کا نام احرار بھی تھا۔ یہ انگریزوں کے خلاف جہاد کرتی رہی۔ اور اسلام کی نشر و اشاعت کرتی رہی اس جماعت کے پیرو کاروں کو احراری کہتے ہیں۔

عبد الصمد میٹرک حاصل کردہ نمبر ۱۰۵ عمر ۱۷

سوال ۴ ابی ہریرہؓ سے روایت کی گئی ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے بہشت ہے۔ (مسلم شریف) جس طرح ایک قیدی افسران جیل کے احکام کی پابندی کرتا ہے۔ اسی طرح مومن دنیا میں شریعت کی پابندیوں میں جکڑا رہتا ہے لیکن کافر آزادانہ زندگی بسر کرتا ہے۔

سوال ۷ ہماری درس گاہ

ہمارے مدرسہ کا نام مدرسہ قاسم العلوم ہے۔ اس کی بنیاد حضرت مولانا احمد علی مدظلہٗ نے ڈالی۔ یہاں پر قرآن پاک کا ترجمہ اور حدیث میں مشکوٰۃ شریف پڑھائی جاتی ہے۔ ہمارے مدرسہ میں نماز فجر و مغرب و عصر کے بعد تین جماعتیں لگتی ہیں۔ یہاں پر کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ ہمارے قابل قدر استاد نہایت محنت سے طلباء کو دین اسلام کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور اسلام کے احکام سے آشنا کرانے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ اس درسگاہ میں تعلیم حاصل کرنے سے مجھ میں زبردست انقلاب آگیا ہے۔ بری صحبت سے نفرت آتی ہے۔ دین کی باتوں کی طرف راغب ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دین اسلام پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

فرخ عبید ملک سال دوئم ایتمل ہینڈلی کالج لاہور حاصل کردہ نمبر ۱۱۰ عمر ½۱۷ سال۔

سوال ۳ زکوٰۃ

دین اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک رکن زکوٰۃ بھی ہے۔ زکوٰۃ غربا مساکین اور محتاجوں پر فرض نہیں۔ ابتدائے اسلام میں زکوٰۃ اکٹھی کر کے بیت المال میں جمع کی جاتی تھی۔ اور وہاں سے مستحق لوگوں کی حاجتیں پوری کی جاتی تھیں۔ لیکن آج کل زکوٰۃ انفرادی طور پر ہر ایک دیتا ہے۔ زکوٰۃ دینا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ جس کے ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے دوسرے زکوٰۃ دینے سے مستحق لوگوں کی حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتے ہیں۔ نماز قائم کرو۔ "زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو" جس سے ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ زکوٰۃ دینے والے کو پسند فرماتے ہیں۔ جس شخص نے زکوٰۃ دی وہ کبھی بخیل نہیں ہوگا۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ زکوٰۃ دیتے رہا کریں۔

محمد شفیع میٹرک حاصل کردہ نمبر ۱۰۵ عمر ۱۸ سال

سوال ۳ :- حج ہر اس عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ جو کہ صاحب مال ہو۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانانِ عالم کو دنیا کے گوشہ گوشہ سے کھینچ کر میدانِ عرفات میں جمع کر دیتے ہیں۔

حج فخر، غرور اور عیش پرستی کو جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے۔ تمام مسلمانان عالم جو کہ حج کے لئے آئے ہوتے ہیں۔ ایک ہی قسم کا لباس پہنتے ہیں۔ اور زبان سے دعائیں کرتے ہیں۔ اور پروردگار سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔ پھر خانہ کعبہ کے گرد سات طواف کرتے ہیں۔ طواف حجر اسود کے دائیں طرف سے شروع کرتے ہیں صفا و مروہ کے درمیان سات مرتبہ دوڑتے ہیں یہ وہ مقام ہے۔ جہاں حضرت ہاجرہؑ اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے پانی لینے کے لئے دوڑی تھیں۔ حج کے سفر کا انعام جنت ہے۔ حج کرنے سے انسان اس طرح پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے وقت گناہ سے پاک ہوتا ہے۔

سوال ۵ اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد مغلیہ سلطنت کا زوال شروع ہو گیا تھا مسلمان اسلام سے دور ہو گئے تھے۔

شاہ ولی اللہ ۱۴ فروری ۱۷۰۳ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے جب مذہب اسلام پر چلنے والوں کو دیکھا تو سخت دکھ ہوا۔ ہندوستان میں مرہٹوں، سکھوں اور جاٹوں کا زور تھا۔ شاہ ولی اللہ نے نظام الملک والئی دکن اور نواب آصف جاہ نواب اودھ کو جہاد کے لئے تیار کیا روہیل کھنڈ کے روہیلوں کو بھی جہاد کے لئے تیار کیا اور مسلمانوں کو بچایا جب کہ ان کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ آپ نے قرآن پاک اور دین کی کتابوں کے ترجمے فارسی زبان میں کئے اور ان کی نشر و اشاعت کی شاہ اسماعیل شہیدؒ اور سید احمد بریلوی آپ کے بلند پایہ متوسلین میں سے تھے۔ ان دونوں بزرگوں نے سکھوں اور انگریزوں سے جہاد کرنے کی ٹھانی اس کے لئے دو جماعتیں بنائی گئیں ایک جماعت قرآن کی تعلیم دیتی اور دوسری جہاد کا فن سکھنی اور سکھاتی۔ سید احمد بریلویؒ نے سکھوں سے جہاد کی غرض سے ہندوستان سے ہجرت کی اور سندھ و کوئٹہ کے راستے افغانستان پہنچے شاہ دوست محمد خاں والئے افغانستان نے آپ کی مدد نہ کی اور اس لئے آپ پشاور آئے۔ سکھوں کو زبردست شکست دی چند مفسد عناصر نے یہ بات پھیلا دی کہ آپ وہابی ہیں جس سے تمام پٹھان آپ کے خلاف ہو گئے۔ آپ بالاکوٹ چلے گئے وہاں پر سکھوں سے جنگ کی اور وہاں پر شہید ہو گئے۔

آپ نے جو شمع دین اسلام جلائی تھی وہ تمام ہندوستان میں روشن ہو گئی۔ مولانا محمد قاسمؒ نانوتوی نے دیوبند میں ایک دارالعلوم کی بنیا ڈالی۔ جس کی طفیل ہم دیکھتے ہیں کہ ہند و پاک میں کافی مذہب اسلام پھیلا ہوا ہے دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل علماء کو علماء دیوبند کہتے ہیں۔ اس وقت ہند و پاک کے ہر بڑے چھوٹے شہر میں علماء دیوبند موجود ہیں۔ جو کہ دن رات اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔

سوال ۷ ۔ ہمارے مدرسہ کا نام مدرسہ قاسم العلوم ہے۔ جو کہ انجمن خدام الدین کے زیر اہتمام چلتا ہے۔ اس میں تین جماعتیں ہوتی ہیں۔ ہمارے اُستاد قرآن پاک کی آیات کا مطلب وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔ پہلے ترجمہ بتاتے ہیں پھر اس کا مطلب بیان کرتے ہیں۔ ہم درس قرآن و حدیث کی بدولت بدی و بدکاری سے بچے ہوئے ہیں۔ ہفتہ میں ایک دن چھٹی ہوتی ہے۔ اور ایک دن درسِ حدیث ہوتا ہے۔ ہمارے اُستاد مثالیں دے کر احادیث کا مطلب سمجھاتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہمارا مدرسہ دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔

عطاء اللہ جماعت ہفتم اسلامیہ ہائی سکول خزانہ گیٹ لاہور حاصل کردہ ۱۰۵ عمر ۱۳ سال

سوال ۴ ۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ کہا انھوں نے کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کئی پراگندہ بالوں والے غبار آلود جسم والے دروازوں سے غربت اور حقارت کے باعث دھتکار دیئے جاتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالےٰ سے کسی چیز کے متعلق قسم کھا لیں تو اللہ تعالےٰ اس کو پورا کر دیتا ہے۔

سوال ۷ ہماری درسگاہ کا نام مدرسہ قاسم العلوم ہے۔ یہاں ہم علومِ قرآن پاک سیکھتے ہیں۔ ہمارے مدرسے میں صبح و شام تین جماعتیں لگتی ہیں۔ ہمارے اُستاد آیاتِ قرآنی کا ترجمہ و مطلب مثالیں دے کر بیان کرتے ہیں۔ ہمارے اُستاد ہمیں سبق آموز قصّے سُناتے ہیں۔ جس سے اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اور اس کا خوف دل میں پیدا ہوتا ہے۔ یہاں ہم کو نماز کی تلقین کی جاتی ہے۔ اور ہم سب طالب علم نماز پڑھتے ہیں۔

زاہد مجید مڈل جماعت سنٹرل ماڈل سکول حاصل کردہ ۱۰۵ عمر ۱۴ سال

سوال ۳ نماز

دین اسلام کا سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ وہ سچے دل سے کلمہ طیبہ پڑھے دن میں نماز پنجگانہ پڑھے۔ نماز بغیر وضو نہیں ہوسکتی۔ وضو اگر مکمل نہ ہو تو پھر بھی نماز نہیں ہوسکتی۔ نماز پڑھنے سے انسان کا دل چین میں رہتا ہے۔ جب دن میں پانچ دفعہ وضو کرنے سے انسان ہر وقت پاک و صاف رہتا ہے نماز پڑھنے سے انسان اللہ تعالےٰ کا ہر حکم مانتا ہے۔ نماز انسان کو جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

سوال ۶ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحؒ نے مدرسہ دارالعلوم دیوبند کی بنیاد ڈالی۔ آپ کے ساتھ چند دوسرے بزرگ حضرات بھی تھے۔ ان سب نے مل کر اسلام کی نشر و اشاعت کی۔ انگریزوں کے ساتھ جہاد کیا۔ اگر یہ حضرات مدرسہ کی بنیاد نہ ڈالتے تو آج ہم قرآنِ کریم کی تعلیم سے بے بہرہ ہوتے۔

منظور احمد چغتائی سالِ اوّل حاصل کردہ ۱۰۰ عمر ۱۷½ سال

سوال ۳ حج ہر اس مسلمان پر فرض ہے جو کہ حج کا خرچ برداشت کرسکتا ہو۔ حج کرنے سے مسلمان اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے۔ جس طرح بچّہ ماں کے پیٹ سے پاک پیدا ہوتا ہے۔ حج کرنے سے مکّہ و مدینہ میں نبی اکرمؐ اور دوسرے صحابہ کرامؓ کے مزاروں کی زیارت ہو جاتی ہے۔ حج کے موقعہ پر امیر و غریب غرضیکہ تمام انسان ایک ہی لباس میں ہوتے ہیں۔ تمام ممالک کے مسلمان حج کے دنوں میں اپنے اپنے ملک کی تعلیمی و مذہبی حالت بیان کرتے ہیں۔ اس طرح دوسرے ممالک کے حجاج کو اس ملک کی معلومات ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ سیر و تفریح بھی ہو جاتی ہے۔ تمام مسلمان حج کے موقعہ پر جمع ہوکر اسلامی اتحاد کو مضبوط کرتے ہیں۔

سوال ۵۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہر انسان اسی طرح اُٹھایا جائے گا جس حالت میں مرا تھا۔ یعنی اگر نماز روزہ حج یا کسی دوسری نیکی کی حالت میں مرا تو قیامت کے دن اسی حالت میں اُٹھے گا۔ اگر خودکشی بدکاری کی حالت میں مرا تو اسی حالت میں اُٹھایا جائے گا۔

سوال ۷ ہمارا مدرسہ

ہمارا مدرسہ اندرون شیرانوالہ گیٹ واقع ہے۔ اس کا نام مدرسہ قاسم العلوم ہے۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی امیر انجمن خدام الدین نے ۱۳۳۹ھ میں اس مدرسہ کی بنیاد ڈالی۔ صبح و شام تین وقت کی کلاسیں لگتی ہیں۔ قرآن پاک کی آیات کا ترجمہ اور مطلب سمجھایا جاتا ہے ہمارے اُستاد بچّوں سے بہت پیار کرتے ہیں۔ بہت پیار سے سبق دیتے ہیں۔ بعض بچّوں کو انعام بھی دیتے ہیں۔ سال میں تین دفعہ امتحان ہوتا ہے۔

فخرالدین صدیقی قریشی
مسلم ماڈل سکول جماعت نہم حاصل کردہ ۱۰۰ عمر ۱۵ سال

سوال ۳ روزہ

روزہ ارکان خمسہ میں سے ایک رکن ہے۔ جو کہ ہر بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ آج کل مسلمان سر درد اور دوسری بیماریوں کا بہانہ کر کے روزہ نہیں رکھتے۔ لیکن سینما دیکھتے ہیں۔ روزہ نہ رکھنے کے لئے نئے نئے بہانے تراشتے ہیں۔ اگر روزہ دار نماز پنجگانہ ادا کریگا۔ تو اللہ تعالےٰ اس کو قبول فرمائیں گے۔ روزہ میں چوری کرنا۔ غیبت کرنا گناہ ہے اور جو شخص نماز پڑھے۔ زکوٰۃ دے اور اللہ کے دیگر احکام کو مانے تو وہ مومن ہے۔

محمد طیّب جماعت ششم مشن ہائی سکول حاصل کردہ ۹۵ عمر ۱۱ سال

سوال ۳ حج

حج مذہب اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک رُکن ہے۔ حج ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن حکیم میں فرماتے ہیں کہ حج کرو اگر تم حج کرنے کی طاقت رکھتے ہو۔ اور جو کوئی حج نہ کرے تو اللہ بے پروا ہے۔ جو لوگ حج کے لئے جاتے ہیں۔ وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی بھی زیارت کرلیتے ہیں۔

۷ ہمارے مدرسہ کا نام مدرسہ قاسم العلوم ہے۔ اس میں ۲۸ کے قریب لڑکے پڑھتے ہیں۔ مدرسہ ہذا میں قرآن و حدیث کا سبق دیا جاتا ہے۔ ہمارے استاد ہم کو محبت سے پڑھاتے ہیں۔ اور بڑی محنت و مشقت سے پڑھاتے ہیں۔ اس مدرسہ میں فی سبیل اللہ پڑھایا جاتا ہے۔

سوال ۔۔ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے مدرسہ دارالعلوم دیوبند کی بنیاد ڈالی۔ سب سے پہلے آپ نے دہلی میں بادشاہ کے مدرسہ میں تعلیم پائی۔ آپ چھوٹے سے قصبے نانوتہ

مجلسِ ذکر

(صفحہ ۹ سے آگے)

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِی بِیْ الحدیث (متفق علیہ)
(باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ)

ترجمہ۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ میری نسبت جو خیال و گمان رکھتا ہے مَیں اس کے لئے ایسا ہی ہوں۔ یعنی اس سے اس کے گمان کے موافق معاملہ کرتا ہوں)

اگر یہ دھوکہ باز ہے تو اس کا دل یہی کہے گا کہ اللہ تعالےٰ تجھ سے راضی نہیں ہیں۔ اگر کسی کو دُکھ نہیں دیا۔ تو دل یہی کہے گا کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے بخشش فرما ہی دیں گے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل کے بغیر تو بخشش ہو ہی نہیں سکتی۔ جو کچھ کتاب و سُنّت کی روشنی میں عرض کیا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس پر عمل کرکے دُنیا سے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا اللہ العالمین۔

آپس میں مل بیٹھنے کا یہ مطلب ہے کہ میرا اور آپ کا تعلق باللہ تعلق بالرسول تعلق بالقرآن اور تعلق بالمخلوق درست ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان سب تعلقات کو درست کرکے دنیا سے جانے کی توفیق عطاء فرمائے آمین

اللہ کی رضا دنیا اور آخرت کی ہر چیز پر فائق ہے

(از جناب حاجی کمال الدین صاحب مدارس لاہور کارپوریشن)

(آل عمران رکوع ۲) زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ . . . . . . وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ۝

ترجمہ۔ آراستہ کردی گئی لوگوں کے لئے خواہشات کی محبت (مثلاً) عورتیں ہوئیں اور بیٹے ہوئے اور ڈھیر لگے ہوئے سونے اور چاندی کے اور نشان لگے ہوئے (یعنی عمدہ اور اعلےٰ) گھوڑے اور دوسرے مویشی اور زراعت (لیکن یہ سب چیزیں) دنیوی زندگی کی استعمالی چیزیں ہیں اور انجام کار کی خوبی (اور کام آنے والی چیز تو) اللہ ہی کے پاس ہے۔ (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم ان سے کہہ دو۔ کیا میں تم کو ایسی چیز بتا دوں، جو (بدرجہا) بہتر ہو۔ ان سب چیزوں سے (وہ کیا ہے غور سے سنو) ایسے لوگوں کے لئے جو اللہ تعالےٰ سے ڈرتے ہیں۔ ان کے رب کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور (ان کے لئے وہاں) ایسی بیبیاں ہیں جو ہر طرح پاک ستھری ہیں۔ اور (ان سب سے بڑھ کر چیز) اللہ کی خوشنودی ہے اور اللہ تعالےٰ بندوں (کے احوال) کو خوب دیکھنے والے ہیں (یہ لوگ جن کے لئے یہ آخرت کی چیزیں ہیں۔ ایسے لوگ ہیں) جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے ہیں پس آپ ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجئے۔ اور ہم کو جہنم کی آگ سے بچا دیجئے۔ یہ لوگ (وہ ہیں جو مصیبتوں پر) صبر کرنے والے ہیں۔ سچ بولنے والے ہیں۔ (اللہ تعالےٰ کے سامنے) عاجزی کرنے والے ہیں اور (نیک کاموں میں مال) خرچ کرنے والے ہیں اور پچھلی رات میں گناہوں کی معافی چاہنے والے ہیں۔ حق تعالےٰ شانہٗ نے ان سب چیزوں کی محبت کو شہوتوں کی محبت سے تعبیر کیا ہے۔ مال ہو۔ جاہ ہو۔ جائداد ہو۔ اولاد ہو حتیٰ کہ پرندوں (کبوتر وغیرہ) سے کھیلنے اور شطرنج وغیرہ کھیلنے کا بھی یہی حال ہے۔ کہ یہ سب چیزیں جب آدمی پر مسلّط ہو جاتی ہیں تو اس کی دین اور دنیا دونوں برباد کر دیتی ہیں اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص سواری پر سوار ہے اگر وہ جانور کی باگ اسی وقت دوسری طرف پھیر دے جب وہ بے جگہ جانے کا رُخ کر رہا ہو تو اس وقت بہت آسانی سے وہ جگہ پر پڑ سکتا ہے لیکن جب وہ جانور کسی دروازے پر گھس جاتے اور سوار پھر دُم پکڑ کر پیچھے کو کھینچنا چاہے تو پھر بڑی سخت دشواری ہو جاتی ہے۔ اس لئے ان سب چیزوں کی محبت کو ابتدا ہی سے نگاہ میں رکھے۔ کہ اعتدال سے نہ بڑھنے دے۔

علماء نے فرمایا ہے۔ کہ دُنیا کی جتنی بھی چیزیں ہیں وہ تین قسم میں داخل ہیں۔ معدنیات۔ نباتات اور حیوانات۔ خدا تعالےٰ شانہٗ نے ان آیات میں تینوں کی مثال ذکر فرما کر دنیا کی ساری ہی چیزوں پر متنبہ فرما دیا ہے۔ بیویوں اور بیٹوں کو ذکر فرما کر آل اولاد و عزیز اقارب احباب غرض انسانی محبوبوں پر تنبیہ فرما دی۔ اور سونے چاندی کو ذکر فرما کر ساری معدنیات پر اور گھوڑے مویشی کو ذکر فرما کر ہر قسم کے جانوروں پر اور کھیتی سے ہر قسم کی پیداوار پر۔ اور یہی چیزیں ساری دُنیا کی کائنات ہیں (احیاء) اور ان سب کو گنوا کر اور ان پر تنبیہ فرما کر ارشاد فرما دیا کہ یہ سب کی سب اس چند روزہ زندگی کے گزران کی چیزیں ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز بھی محبت کے قابل نہیں۔ دل لگانے کے قابل نہیں۔ دل لگانے کی چیزیں صرف وہی ہیں جو پائدار ہیں۔ ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ ہمیشہ کام آنے والی ہیں۔ اور ان میں سب سے بڑھ کر اللہ کی رضا ہے۔ اس کی خوشنودی ہے وہ دُنیا اور آخرت کی ہر چیز پر فائق ہے۔ ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔ دوسری جگہ جنت کی نعمتوں کو ذکر فرما کر ارشاد ہے۔ ورضوان من اللہ اکبر ذالک ہو الفوز العظیم (توبہ رکوع ۱۵) کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان سب چیزوں سے بڑھی ہوئی ہے۔ اور وہی چیز ہے جو بڑی کامیابی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی برابری نہ دُنیا کی کوئی چیز کر سکتی ہے نہ آخرت کی کوئی نسبت اس کے برابر ہے۔ آیات بالا میں دُنیا کی ساری مرغوبات کو تفصیل سے ذکر فرما کر اس پر متنبہ کر دیا۔ کہ یہ سب محض دنیوی زندگی کے اسباب ہیں۔ اور پھر بار بار قرآن پاک میں اس چیز پر تنبیہ فرمائی گئی۔ مختلف عنوانات سے نصیحت کی گئی۔ کہیں دُنیا طلبی کی مذمت کی گئی۔ کہیں دنیا کو ترجیح دینے والوں کی قباحت بیان کی گئی۔ کہیں اس کی بے ثباتی پر تنبیہ کی گئی۔ کہیں اس کو محض دھوکا بتایا گیا تاکہ اس حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے۔ کہ دُنیا اور دُنیا کی ہر چیز محض عارضی محض ضرورت پورا کرنے کی چیز ہے۔ نہ دائمی ہے نہ دل لگانے کی چیز ہے۔ اسی سلسلہ کی چند آیات کا حوالہ دے کر صرف ترجمہ عرض کرتا ہوں۔

(بقرہ ع ۱۰) یہی لوگ ہیں جنہوں نے دُنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلہ میں خرید لیا ہے۔ پس نہ تو ان کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی نہ ان کی کسی قسم کی مدد کی جائے گی۔

(بقرہ ع ۲۵) پس بعض آدمی تو ایسے ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں تو جو کچھ دینا ہے دُنیا ہی میں دیدے۔ (پس ان کو تو جو کچھ ملنا ہوگا دُنیا ہی میں مل جائے گا) ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ اور بعض لوگ یوں کہتے ہیں کہ اے اللہ ہم کو دُنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔ اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے حصّہ ہے اس چیز سے جو انہوں نے (نیک اعمال سے) کمایا ہے۔

(بقرہ ع ۲۵) اور بعض آدمی بیچ دیتے ہیں اپنی جان کو اللہ کی رضا کی چیزوں میں۔ اللہ تعالےٰ ایسے بندوں پر مہربان ہیں۔

(بقرہ ع ۲۶) دنیوی معاش کفار کے لئے آراستہ کر دی گئی اور وہ مسلمانوں

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

میں رہتے تھے - اگر آپ مدرسہ دارالعلوم دیوبند کی بنیاد نہ ڈالتے تو آج ہم تک قرآن و حدیث کا علم بمشکل پہنچتا - مولانا حسین احمد مدنیؒ بھی اس مدرسہ سے منسلک رہے ہیں اگر آپ انگریزوں سے جہاد نہ کرتے تو جاہل ہوتے گمراہ ہوتے اور مذہب اسلام سے کورے ہوتے +

زبیر گلریز سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور
جماعت نہم حاصل کردہ ۹۵ عمر ۱۴ سال

سوال ۷ ہماری درسگاہ

یہ ایک تین منزلہ اور ہوادار عمارت ہے - ۱۳۰۹ھ میں تعمیر ہوئی - اس میں ایک دینی لائبریری ہے - تقریباً ۳۰ کے قریب لڑکے درس قرآن و حدیث پڑھتے ہیں ہر تین ماہ کے بعد امتحان ہوتا ہے - لڑکوں کا نتیجہ تسلی بخش نکلتا ہے - اور نتیجہ رسالہ خدام الدین میں بھی چھپتا ہے -

سوال ۶ جبکہ ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت تھی - تمام ہندوستان میں کفر و الحاد کے بادل چھائے ہوئے تھے تو مولانا محمد قاسمؒ نے مدرسہ دیوبند کی بنیاد ڈالی جو کہ اب تک قائم ہے - وہاں کے علماء کو دیوبندی کہتے ہیں - جن لوگوں کی بدولت یہ مدرسہ قائم ہوا ان کے اکابرین یہ ہیں - شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ - شاہ اسمٰعیل شہیدؒ - سید احمد شہید بریلویؒ - شاہ عبدالغنیؒ

تعلیم جدید نسواں

در اصل لڑکیوں کا تعلیم جدید حاصل کرنا ہی سراسر گناہ ہے - اس میں شیطان کا دخل ہے - جب لڑکیاں تعلیم سیکھنے جاتی ہیں تو بے پردہ ہو جاتی ہیں - اور اسی طرح آوارہ ہو جاتی ہیں - لیکن بعض جو شریف ہوتی ہیں ان پر شیطان کا وار نہیں ہو سکتا +

محمد طاہر جماعت ششم مشن ہائی سکول
حاصل کردہ ۹۵ عمر ۱۲ سال

سوال ۳ حج دین اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک رکن ہے جو کہ ہر امیر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے - حج مکہ شریف میں ہوتا ہے - حاجی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس کی بھی زیارت کرتے ہیں - دوسرے ملکوں کے مسلمان باشندوں سے بھی ملاقات ہو جاتی ہے - حج کرنے سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوش ہو جاتے ہیں -

سوال ۶ انگریزوں کے دور حکومت میں اسلامی علوم کی نشر و اشاعت کرنے والی جماعت کا نام دیوبندی جماعت تھا - دارالعلوم دیوبند کی بنیاد حضرت مولانا محمد قاسمؒ نے ڈالی - اگر یہ نہ ہوتی تو ہندوستان میں اتنا اسلام نہ پھیلتا اس جماعت نے تمام ہندوستان سے کفر مٹایا - مولانا حسین احمد مدنیؒ نے ہند میں اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بہت مشقت کی - خداوند تعالیٰ آپ پر اور دوسرے علماء کرام پر جنہوں نے دین اسلام کی تبلیغ کے لئے تکالیف اٹھائیں رحمتیں نازل فرمائے - آمین +

دل محمد وطن اسلامیہ ہائی سکول لاہور -
جماعت ششم حاصل کردہ ۸۵ عمر ۱۲ سال

سوال ۳ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے - جو لوگ نماز پنجگانہ ادا کرتے ہیں - اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں - خدا ان سے خوش ہوتا ہے - جو لوگ نماز نہیں پڑھتے - اور دل سے بھی نہیں مانتے تو وہ منافق ہیں - اگر کوئی نماز جان بوجھ کر نہ پڑھے اور ضروری نہ سمجھے تو وہ کافر ہے -

راحت ملک جماعت نہم سنٹرل ماڈل سکول لاہور
حاصل کردہ ۸۳ عمر ۱۳½ سال

سوال ۵ مولوی عبدالقادرؒ نے بھی انگریز کے ساتھ جہاد کیا اور اسلام کو پھیلایا - ان دنوں اسلام کی تبلیغ سخت مشکل تھی - ہمارے بزرگوں نے سخت جان جوکھوں میں ڈال کر اسلام کی تبلیغ کی - جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم سرزمین پاکستان میں اسلام کو پھیلا ہوا دیکھ رہے ہیں - ان میں سے مولانا احمد علی مدظلہ العالی بھی ہیں - آپ مسجد شیرانوالہ کے خطیب ہیں - آپ شیخ التفسیر بھی ہیں - آپ بھی انہیں افراد میں سے ہیں +

خالد محمود اظہر ولد غلام قادر اظہر
جماعت دہم اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور
عمر ۱۷ سال

سوال ۶ - دیوبند میں ایک عالم دین مولانا محمد قاسمؒ نے ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی - ان علماء نے انگریزوں کے ساتھ جہاد کیا - اور دیوبند میں ہزارہا لوگوں کو دینی تعلیم دی - اب پاکستان میں بھی بہت سے علماء دیوبند تبلیغ کر رہے ہیں -

سوال ۷ ہماری درسگاہ میں تقریباً ۳۰ لڑکے دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں - اس مدرسہ میں میں دو سال سے دینی تعلیم حاصل کر رہا ہوں - مجھے کافی دینی مسائل کا پتہ چل گیا ہے - ہماری درس گاہ میں صبح و شام نماز فجر و مغرب کے بعد قرآن حکیم کی تعلیم دی جاتی ہے - ہمارے استاد قرآن کا ترجمہ تشریح کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور طالبعلم بھی اچھی طرح سمجھ جاتے ہیں - خدا ہم سب طالب علموں کو قرآن مجید پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے +

افتخار احمد مسلم ہائی سکول رام گلی لاہور -
جماعت ہشتم حاصل کردہ ۷۰ عمر ۱۲ سال

سوال ۴ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے بہشت ہے -

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت میں سے ستر ہزار انسان بغیر حساب کے بہشت میں جائیں گے - یہ وہ لوگ ہونگے جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور نہ ہی بدشگونی لیتے ہیں - اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں +

صفدر حسین مشن ہائی سکول لاہور -
جماعت ہفتم حاصل کردہ ۶۵ عمر ۱۳ سال

سوال ۳ ارکان خمسہ میں سے ایک رکن کلمہ بھی ہے - کلمہ میں اللہ کی وحدانیت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرایا گیا ہے -

کلمہ مسلمان ہونے کی پہلی کنجی ہے اگر کوئی شخص کلمہ پڑھ لے لیکن دل سے یقین نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں ہے -

خالد محمود ولد ظہور دین - رحمان گرلز ہائی سکول چوہٹہ مفتی باقر جماعت پنجم حاصل کردہ ۵۰ عمر ۱۱ سال

سوال ۳ دین کے پانچ ارکان ہیں ان میں سے ایک نماز ہے - جو لوگ نماز پنجگانہ پڑھتے ہیں - اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہوتے ہیں - جو کوئی نماز نہیں پڑھتا - خداوند تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے - اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے +

محمد نعیم جماعت ششم رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور - حاصل کردہ ۶۰ عمر گیارہ سال

سوال ۳ جو شخص نماز نہیں پڑھتا - اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانتا اور قرآن حکیم کو نہیں مانتا وہ کافر ہے - جو شخص نماز پنجگانہ ادا کرتا ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - نماز با جماعت پڑھنی چاہیئے - اسی سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں +

محمد آصف ولد ضیاء الدین
جماعت ششم مسلم ہائی سکول لاہور
حاصل کردہ ۸۵ عمر ۱۲ سال

سوال ۳ نماز گناہ اور برائی سے بچاتی ہے - جو شخص نماز پڑھے اللہ اس سے خوش ہوتا ہے - جو شخص نماز پڑھے گا - اسے آخرت میں بھی نفع ہوگا - بغیر وضو نماز نہیں ہوتی -

سوال نمبر ۶ اگر مولوی نہ ہوتے تو تمام مسلمان آج دین اسلام سے بے بہرہ ہوتے

سربنواز جماعت ششم اسلامیہ ہائی سکول مصری شاہ لاہور حاصل کردہ نمبر ۵۰ عمر ۱۲ سال

سوال نمبر ۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آدم کا بیٹا بوڑھا ہو جاتا ہے۔ لیکن اس میں دو چیزیں جوان ہوتی ہیں۔ ایک مال کی حرص اور دوسری عمر کی حرص۔

زاھد جاوید بٹ جماعت پنجم مشن ہائی سکول لاہور حاصل کردہ نمبر ۱۱۵ عمر ۹ سال

سوال نمبر ۶ ہندوستان میں دیوبند نام کا ایک شہر ہے وہاں پر ایک بہت بڑا عربی مدرسہ ہے۔ اس مدرسہ کے علماء نے انگریزوں کے ساتھ جہاد کیا اور دین اسلام کو پھیلایا ان علماء میں سے ایک مولانا حسین احمد مدنی رحؒ بھی تھے۔ آپ نے ہندوستان میں سے کفر و الحاد کو مٹایا۔

سوال نمبر ۲ کید شیطان کا مطلب یہ ہے آج کل عورتیں اور لڑکیاں تمام دن بے پردہ پھرتی رہتی ہیں۔ نہ نماز پڑھتی ہیں اور نہ روزہ رکھتی ہیں۔ تمام دن آوارہ گردی کرتی رہتی ہیں اور سنیما دیکھتی ہیں۔ اور یہ سب کام شیطانی ہیں۔

طارق سہیل متعلم سینٹ اینتھونی سکول جماعت دہم۔ حاصل کردہ نمبر ۱۰۵ عمر ۱۴½ سال

سوال نمبر ۶ ہندوستان میں ایک بہت بڑا مدرسہ قائم ہوا۔ جو دیو بندی علماء نے بنایا تھا۔ ان کے اکابر علماء مولانا محمد قاسم رحؒ اور دوسرے بزرگوں نے اپنی جان ہاتھ پہ رکھ کر انگریزوں سے لڑے اور انہوں نے عہد کر رکھا تھا کہ ان کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔ آخر انہوں نے بہت زیادہ کوشش فرمائی کہ وہ نکل جائیں۔ بالآخر وہ ہندوستان سے نکال دیئے گئے۔ دیوبندی ایک بہت بڑی جماعت ہے۔ اس جماعت میں بڑے بڑے عالم ہیں۔ اور بہت ہی اچھی جماعت ہے۔ یہ اصحاب اپنے آخری دم تک جدو جہد کرتے رہے۔ آخر ایک دن آگیا کہ ہندوستان کو نجات مل گئی۔ اور ہم آج انہیں دعا دیتے ہیں۔

سوال نمبر ۷۔ جس جگہ ہم تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ ایک اچھی اور مقبول جگہ ہے۔ اس جگہ ہم بڑے اچھے طریقے سے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ہمارے استاد نہایت خلیق ہیں اور ہم سب سے بہت ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔ سب لڑکے انہیں اچھا سمجھتے ہیں۔ اور آپ کی دل سے عزّت کرتے ہیں۔

علم دین کا آسان طریقہ

حدیث شریف میں ہے۔ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم (علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے) اور ایک حدیث میں ہے انما شفاء العی السوال (عاجز کی شفا پوچھ لینا ہے)۔

ہر مسلمان مرد، عورت، بچّہ، بُوڑھے کو علم دین حاصل کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر گناہ ہیں اور دین و دُنیا کی پریشانیوں میں مبتلا ہونا ہے۔ آج کے حالات کا اصلی سبب یہی ہے۔ فرض، واجب، سُنّت، مستحب، حرام، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیہی سب کا علم حاصل کرنا ضروری ہے اور عمل اور ضروری عقائد، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، حرام حلال، جائز ناجائز کے سب مسائل سیکھنا ضروری ہے۔

آسان طریقہ یہ ہے کہ کم سے کم پانچ مسئلے روزانہ ایک دوسرے سے پوچھ لیجئے۔ پھر جس کو جو مسئلہ یقین کامل سے یاد ہو بتائے۔ بلکہ جو مسئلے آپکو معلوم ہوں وہ بھی مجمع میں پوچھیں تاکہ ان لوگوں کو بھی معلوم ہو جائیں جن کو پوچھتے ہوئے اوّل اوّل شرم آئے۔

امید ہے کہ اس طرح کر لینے سے ایک دن وہ ہوگا کہ ہر ایک اچھا خاصا عالم دین بن جائے گا۔

عمل کا سہل طریقہ یہ ہے کہ کم سے کم ایک خیرخواہ نیک آدمی سے روز کہا کریں کہ دینی اعتبار سے جو کوتاہی آپ مجھ میں دیکھیں مجھے سمجھا دیا کریں۔ پھر آپ اپنے اندر دینی انقلاب پائیں گے انشاء اللہ تعالےٰ۔

(ہر مسجد میں اگر اس کو موٹا موٹا نقل کر کے لگا دیں تو ایک کار ثواب ہے بلکہ ہر مجمع کی جگہ بھی)

جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ
نیلا گنبد لاہور

خُدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

لاہور میں بارش

صفحہ ۳ سے آگے

ہمارے ہوش ٹھکانے نہ آئے۔ یہ بارش ہمارا کیا بگاڑ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس قدر نڈر ہو جانا صاف بتلا رہا ہے کہ ہم اپنی اصلاح کے لئے تیار نہیں۔ یہ کیوں؟

عربی زبان کا ایک مقولہ ہے۔ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِہِمْ۔

ترجمہ:۔ لوگ بادشاہوں کے طریقہ پر ہوتے ہیں۔

ہمارا برسراقتدار طبقہ اسلام سے دور ہو چکا ہے۔ ان کو اپنی عاقبت کی فکر نہیں وہ عوام کی کیا فکر کرے گا۔ حالانکہ آئین کی ایک دفعہ کی رو سے یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کو کتاب وسنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے سہولتیں بہم پہنچائے۔ حکومت اس دفعہ پر عمل نہ کرکے ایک ناقابل معافی جرم کا ارتکاب کر رہی ہے۔ پاکستان میں جتنی برائیاں رائج ہیں ان سب کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ وہ اگر سینما۔ ریس۔ ڈانس اور دوسرے بے حیائی کے اڈوں کو بند کرنا چاہے تو ایک دن میں کر سکتی ہے

آئے دن کے عذابات سے نجات پانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ عوام اور حکام سب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں گذشتہ را صلوات آئندہ را احتیاط پر عمل پیرا ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائیں گے۔ تو پھر اس کو ہمیں عذاب میں مبتلا کرنے کی کیا ضرورت ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح ہماری تمام مشکلات حل ہو جائیں گی۔

نصیحت

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی
ہمیشہ کے لئے رہنا نہیں اس دار فانی میں
کچھ اچھے کام کر لو چار دن کی زندگانی میں

الاستفتاء

از ـــــــ جناب حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی جامعہ اشرفیہ نیلہ گنبد لاہور

ہفت روزہ خدام الدین لاہور میں فتویٰ نویسی کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب جامع اشرفیہ لاہور باوجود اپنی انتہائی مصروفیات کے ازراہ نوازش قارئین کے سوالات کے جواب تحریر فرماکر وقتاً فوقتاً ہمیں بھجواتے رہتے ہیں ان میں سے جو فتاویٰ عوام کیلئے مفید ہوتے ہیں۔ وہ شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ قارئین کرام سے درخواست ہے۔ کہ وہ پہلے مقامی علمائے کرام سے رجوع کریں جس مسئلہ میں وہ انکی رہنمائی نہ کرسکیں وہ حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں ارسال کریں جواب کیلئے لفافہ یا جوابی کارڈ نا ضروری ہے (ادارہ)

ا۔ عام سنا گیا ہے کہ شادی کے موقع پر دلہا کے سہرا باندھنا ناجائز ہے۔ اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ جائز ہے۔ اور بعض حضرات کہتے ہیں۔ کہ قیمتی سہرا نہیں باندھنا چاہیئے۔ بلکہ پھولوں کا سہرا باندھنا جائز ہے۔ لہذا واضح کریں۔

ب۔ عام دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر الہلال کو عورت دیکھ لے تو وہ دوسرے کو بتلانے کے لئے چاند کا نام نہیں لیتی ہے۔ بلکہ اوپر والا کہہ کر بتلاتی ہے لہذا واضح کریں کہ پہلے دن کے چاند کا نام لے کر عورت کا بولنا ٹھیک یا ناجائز ہے۔

ج۔ مسجد کی محراب کے اندر پہلے الماری رکھی گئی اور بعد میں کھڑکی لگانے کے بجائے اسی الماری میں پھول بنا دیئے گئے۔ واضح کریں۔ کہ محراب کے اندر کسی قسم کے سوراخ والی الماری بنانا جائز ہے۔ یا ناجائز ہے۔

س۔ شادی کے موقع پر عورتوں کو گانا بجانا اور ناچنا وغیرہ درست ہے یا نہیں واضح کریں۔

بندہ فضل احمد چاہ پیرو الا ملتان

الجواب مبسملاً و حامداً و مصلیاً و مسلماً

ا۔ سہرا ہندوؤں کی رسم ہے۔ ہر طرح کا ناجائز ہے۔ اسلامی کام نہیں ہے۔ اور پھر اس کو ضروری قرار دے لینے سے اور گناہ بڑھ جاتا ہے۔ اور آج کل لوگوں نے ضروری ہی سا بنا لیا ہے۔ جس چیز کو اللہ رسول ضروری نہ کہیں اس کو ضروری کہنا مقابلہ کی سی شکل ہو کر حرام ہو جاتا ہے۔

ب۔ یہ بات معلوم نہیں کس غلط عقیدہ پر قائم ہوئی ہے۔ بالکل بے اصل ہے اور عجب نہیں کہ اس میں کوئی عقیدہ کا خلل ہو گر گناہ بھی ہو۔ عورت مرد بچہ بڑا سب کو چاند ہلال لفظ کا کہنا بالکل جائز ہے۔ بلکہ اگر رمضان کا عید کا بقرعید کا چاند صرف اس عورت نے دیکھا ہو تو اس پر واجب ہے۔ کہ گواہی دے۔

ج۔ جائز ہے۔ مگر جب آگے سے آدمی گذرنے کی جگہ ہوگی تو کم سے کم ایک انگل موٹی اور ایک ہاتھ لمبی سلاخ سامنے ہونا چاہیئے۔ تاکہ گذرنے والے کو گناہ نہ ہو اس کو سترہ کہتے ہیں۔

س۔ نہیں یہ باتیں گناہ ہیں۔ ہر وقت گناہ ہیں۔ چھوٹی بچیاں ڈھول بجائیں تو منع نہ کیا جائے۔ واللہ اعلم

جمیل احمد تھانوی

سوال۔ یہاں لوگ جو مرد یا عورت خواندہ قرآن مجید فوت ہو جائے اس کی میت کے ساتھ قرآن مجید و نور نامہ و دیگر اوراق متبرکہ اس لئے ضروری سمجھ کر رکھتے ہیں کہ چونکہ یہ دنیا میں ان اوراق متبرکہ کو پڑھتا تھا۔ قبر میں بھی اس کی تلاوت کرے گا۔ اور مزاحمت کرنے سے مجادلہ تک نوبت پہنچتی رہی ہے اور متعدد کلام پاک اسی طرح میتوں کے ساتھ قبروں میں زیر خاک ہو چکے ہیں۔

ا۔ میت کے ساتھ قرآن مجید کا رکھنا

۲۔ اور اس کا ہدیہ کرکے اُجرت لینا اور میت کے ساتھ اس کا دفن کرنا۔

۳۔ اور نماز جنازہ کے بعد دعا کو اہم سمجھ کر مانگنا ان امور کے متعلق واضح روشنی فرماکر خدام الدین میں شائع فرمایا جاوے تاکہ عام لوگ مستفیض ہوں۔

بندہ عبدالرحمٰن
مہتمم مدرسہ حفظ القرآن بستی کھوکھراں

الجواب مبسملاً و حامداً و مصلیاً و مسلماً

ا۔ شامی میں ہے۔

وقد افتی ابن الصلاح بانہ لایجوز ان یکتب علی الکفن لیسین والکہف ونحوھما خوفا من صدید المیت الی ان قال فالاسماء المعظمۃ باقیۃ علی حالہا فلایجوز تعریضہا للنجاسۃ والقول بانہ یطلب فعلہ مردود لان مثل ذلک لایحتج بہ الا اذا صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلب ذلک ولیس کذلک

(۱۷ صفحہ ۹۳۷)

اس سے معلوم ہوا کہ کفن پر لکھنا اور ایسے ہی ساتھ رکھنا ایسے کلام کا جس کی مردہ کی راد پیپ یا نجاست سے ملوّث ہونے سے بے ادبی ہوتی ہو اس کی بے حرمتی کی وجہ سے ناجائز ہے۔ اور جو لوگ اس کو اچھا قرار دیتے ہیں۔ یہ کلام مردود ہے۔ کیونکہ اچھا قرار دینا اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح روایت سے یہ ثابت ہو اور حضورؐ سے ایسا کہیں ثابت نہیں اس لئے یہ بات رد انکار کے قابل اور بند کر دینے کے لائق ہے۔ اس سے قرآن شریف کی سخت بے حرمتی ہوتی ہے و اللہ اعلم

۲۔ فروخت کرنے والے کو تو فروخت کرنا اس لئے جائز ہے کہ قرآن شریف نیک کاموں کے لئے ہے۔ اس نے تلاوت وغیرہ کی نیت سے دیا ہو۔ یا نیت نہ کی ہو تب بھی اس سے نیک کام لئے جاتے ہیں۔ اور یہ فعل ایسا کرنے والوں کا ہے بے حرمتی کرنے والے یہ لوگ ہیں۔ فروخت کرنے والا نہیں

۳۔ نماز جنازہ خود ہی دعا ہے اس کے بعد دعا کرنا ثابت نہیں بلکہ خلاصۃ الفتاوی میں اس سے منع کیا ہے۔ آج کل بعض لوگ کہتے تو ہیں۔ خود کو حنفی مگر بات کرتے ہیں۔ وہ جو فقہ احناف میں نہیں بلکہ اس کے خلاف فقہ میں موجود ہے تعجب ہے۔ کیسی غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور پھر اس کو ضروری قرار دینا تو اور گناہ بن جائے گا۔ واللہ اعلم

جمیل احمد تھانوی

سوال۔ بعد سلام مسنون کے عرض ہے۔ آیا کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین یہ مسئلہ غور طلب ہے۔

ایک حاجی صاحب نے رشتے دار لڑکے کو بلا کر گھر داماد بنایا اور لڑکی خود دینے کی یہ حضرات موجود تھے۔ لڑکی کی طرف سے لڑکی کا ماموں بہنوئی بہن بھائی ماں لڑکی خود موجود لڑکے کی طرف سے بھائی، دادا، دادی لڑکا خود موجود ان کے باوجود حاجی صاحب کے کہنے پر دو گواہ غیر بلائے گئے۔ اب حاجی صاحب کے بیان نکاح فلاں کا لڑکا فلاں کو میں اپنی لڑکی فلاں کے روبرو ان گواہاں کے دے چکا ہوں۔ گھر داماد بنا چکا ہوں۔ تم گواہ رہو تین بار یہ الفاظ کہے اس کے بعد ایک سیر مٹھائی تقسیم کی گئی ۵ سال ۱۱ دن گھر

میں رکھا اس کے بعد جواب دے دیا تین سال سے لڑکی جوان گھر میں بیٹھی ہوئی ہے آیا نکاح جائز ہے یا ناجائز ہر روایات قرآن و حدیث سے ثابت کرکے برائے مہربانی یہ جواب فتوے کی شکل میں ہفت روزہ خدام الدین کو برائے اشاعت دے دیں تاکہ تسلی ہو جائے فقط والسلام

صوفی نذیر احمد بقلم خود

الجواب

مبسملاً و محمداً و مصلیاً و مسلماً

عام لوگوں میں ایک غلطی ہو رہی ہے کہ وہ رشتہ و ناطہ کو نکاح سمجھ بیٹھتے ہیں حالانکہ رشتہ ناطہ محض وعدہ ہے۔ نکاح کا نکاح نہیں ہے۔ اس کے بعد اگر دوسرے سے نکاح کیا جائے گا تو نکاح تو ہو جائے گا۔ اسمیں کوئی خلل نہ ہوگا۔ ہاں وعدہ خلافی ہوگی۔ پھر اگر بغیر کسی عذر کے وعدہ خلافی ہوتی ہے۔ تو گناہ ہوتا ہے۔ ورنہ عذر ہونے کے وقت گناہ بھی نہیں ہوتا۔ مندرجہ سوال واقعہ کو "حاجی صاحب کے بیان نکاح" لفظوں سے تعبیر کرنا اسی غلط فہمی پر مبنی معلوم ہوتا ہے "لڑکی دے چکا ہوں" لفظوں سے نکاح ہو جاتا ہے۔ یا نہیں اس میں تفصیل ہے اور غور کرنے کی چیز ہے۔ حنفیہ کے سوا دوسرے اماموں کے مذہب میں تو دینے کے لفظ سے نکاح ہوتا ہی نہیں اور حنفیہ کے نزدیک نکاح کے لئے دو لفظ نکاح اور تزویج تو ایسے ہیں، جن کے حقیقی معنے نکاح ہی کے ہیں نیت ہو یا نہ ہو۔ دونوں صورتوں میں ان لفظوں سے نکاح ہو جاتا ہے۔ مثلاً لڑکی کا ولی کہے کہ میں نے لڑکی کا نکاح کر دیا یا نکاح میں دے دی۔ یا زوجیت میں دے دی تو نکاح ہی ہوگا۔ اور باقی لفظ جن میں ملک بنا دینے کا مفہوم ہو ان کے مجازی معنی نکاح کے بن سکتے ہیں۔ مگر ان میں نیت نکاح کرنے کی شرط ہے۔ دونوں جانب نکاح کی نیت ہو اور گواہ بھی اس سے نکاح ہی سمجھیں۔ اس وقت اس لفظ سے نکاح ہوتا ہے۔ اگر کسی ایک کی نیت نکاح کی نہیں یا گواہ نکاح نہیں سمجھے تو نکاح نہ ہوگا۔ دے دینا دے چکنا لفظ بھی انہی مجازی لفظوں میں سے ہیں۔ لہذا "لڑکی دے چکا ہوں" لفظ سے نکاح ہونے کی اگر یہ تینوں شرطیں ہوں۔ ۱ لڑکی کے ولی کی نیت ان لفظوں سے نکاح ہی کرنے کی ہو رشتہ ناطہ کرنے کی نہ ہو ۲ قبول کرنے والے کی نیت بھی اس کو نکاح سمجھ کر نکاح کو ہی قبول کرنا ہو رشتہ ناطہ کو قبول کرنا نہ ہو۔ ۳ گواہ بھی ان لفظوں سے نکاح ہی کرنے کو سمجھتے ہوں بہ مجلس نکاح لی ہو۔ رشتہ ناطہ نہ سمجھتے ہوں۔ تو ان لفظوں سے نکاح ہو جائے گا۔ اور اگر پہلی شرط نہ پائی گئی تو ایجاب نکاح کا نہیں ہوا۔ اس لئے نکاح صحیح نہیں اور اگر دوسری شرط نہ پائی گئی تو نکاح قبول نہ ہوا تو بھی نکاح صحیح نہ ہوا۔ اور اگر تیسری شرط نہ پائی گئی تو حاضرین میں سے کوئی نکاح کا گواہ نہ بن سکا بے گواہوں کے نکاح نہیں ہوتا اس لئے نکاح نہ ہو سکا۔ لہذا اگر ایک بھی شرط رہ گئی تو یہ نکاح نہیں کہلا سکتا۔ صرف رشتہ ناطہ کہلائے گا۔ اور لڑکی کے ولی کو بلا عذر گناہ سے اور عذر پر بلا گناہ انکار کر دینا اور دوسری جگہ نکاح کر دینا جائز ہوگا۔

لیکن سوال میں قبول کا بھی ذکر نہیں ہے۔ اگر لڑکی کے ولی کی نیت بھی ان لفظوں سے نکاح کرنے کی ہو گی اور حاضرین اور گواہ سب اس کو نکاح کرنا ہی سمجھ رہے ہوں گے۔ تو بھی قبول نہ ہونے کی وجہ سے نکاح نہیں ہوا۔

تین بار لفظ کہنے سے کچھ نہیں ہوتا اگر نکاح صحیح ہوتا ہے۔ تو ایک بار کہنے سے ہی صحیح ہوتا ہے۔ نہیں ہوتا تو پچاس بار کہنے سے بھی نہیں ہوتا۔ "گھر داماد بنا چکا ہوں" اسمیں بھی مجازی معنی ہو سکتے ہیں کہ نکاح کا وعدہ کر لیا ہے۔ گھر داماد بنانے کا بھی وعدہ کر لیا گویا بنا چکا ہوں۔ یہ بھی کوئی اس کی دلیل نہیں کہ "دے چکا ہوں" لفظوں سے نکاح کرنا مراد ہے۔ "گواہ رہو" کہنا بھی رشتہ یعنی وعدہ نکاح پر گواہ رہنا ہو سکتا ہے۔ یہ بھی دلیل نہیں مٹھائی تقسیم کرنا بھی دلیل نہیں کیونکہ رشتہ پر مٹھائی دے دی جاتی ہے۔ اور ۵ سال گھر رکھنا بھی نکاح کی دلیل نہیں کہ بعد میں شادی کے قصد پر رکھ لیتے ہیں۔ بلکہ اگر اس کے خلاف کی دلیل بنایا جائے تو شاید گنجائش ہو کیونکہ اگر ان لفظوں سے نکاح مقصود ہوتا تو پانچ سال خالی کیسے گذرتے میاں بیوی کو ایک جگہ کیا جاتا ہے۔ الگ الگ رکھنا بتاتا ہے۔ کہ نکاح مقصود نہ تھا۔ عزیزان کو جمع کرنا بھی اس نیت کی دلیل نہیں کیونکہ رشتہ ناطہ میں بھی جمع کر لیا جاتا ہے۔

لہذا یہ باتیں تو دلیل نہیں خود لڑکی کے ولی سے اس کی نیت کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ اور حلف کے ساتھ قابل اعتبار ہو سکتا ہے۔ پھر اول تو یہاں قبول کا ذکر ہی نہیں پھر یہ کہ قبول کرنے والا کون تھا لڑکا بالغ تھا تو وہ خود تھا یا کوئی اور تھا۔ پھر اس نے قبول کو سن کر منظور کیا یا انکار کیا اور اگر نابالغ تھا تو پھر قبول کرنے والا اس کا باپ تھا۔ یا باپ کی زندگی و موجودگی میں کوئی اور تھا۔ کسی اور نے قبول کیا تو باپ نے اسے منظور کیا یا نامنظور۔ پھر قبول کرنے والے نے ان لفظوں سے نکاح کو سمجھا اور خود نکاح کا ہی قبول کیا یا نہیں۔ پھر گواہوں نے اور حاضرین مجلس نے اس کو نکاح سمجھا یا نہیں ان کے بیانات پر اس کا مدار ہوگا۔ اور حلفیہ بیانات پر اگر ایجاب میں قبول میں شاہدان میں نکاح کی نیت کا ثبوت ملے گا۔ تو اس کو نکاح قرار دیا جائے گا ورنہ رشتہ ناطہ ہوگا۔ بشرطیکہ قبول کرنے والا بھی صحیح ہو۔

یہ سب تحقیقات در مختار شامی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں قرآن و حدیث کے صاف اور اشاری و کنائی ارشادات سے اخذ کرکے لکھی ہوئی ہیں جس وقت جس بات کی دلیل کی ضرورت ہو طلب کر لی جائے۔ واللہ اعلم

جمیل احمد تھانوی

بقیہ اللہ کی رضا صفحہ ۱۵

بقیہ اللہ کی رضا صفحہ ۱۵

کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں۔ حالانکہ جو کفر و شرک سے بچتے ہیں قیامت کے دن کافروں سے (درجوں میں) بلند ہونگے اور آدمی کو محض فراغ معیشت پر غرور نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ) روزی تو اللہ تعالےٰ جس کو چاہتے ہیں۔ بے حساب دے دیتے ہیں۔ (اس لئے محض امیر ہونا کوئی فخر کی چیز نہیں ہے)

تنزّل کے اسباب قرآن مجید سے بے توجہی ہے

(از قلم جناب عتیق الرحمٰن صاحب ناصر جالندھری متعلم دار العلوم ربانیہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

حضرات انسان میں دو چیزیں پائی جاتی ہیں ۔ ایک ملکیت دوسری بہیمیت پہلی چیز یہ ہے کہ انسان خدا کے اور رسول کے فرمودہ احکام کی تعمیل کرے تو وہ فرشتہ سے بھی بڑھ سکتا ہے اس لئے کہ اس میں خواہشاتِ نفسانی پائی جاتی ہیں اور فرشتہ میں یہ چیزیں نہیں ہیں ۔ باوجود اس کے اگر انسان نیک عمل کرے تو یہ اس کی شان کے بلند ہونے پر دال ہے ۔ مگر اس میں محنت کرنی پڑتی ہے ۔ جیساکہ شاعر کا قول ہے ؎

فرشتہ سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

دوسری چیز بہیمیت ہے اور آج کل اسی کا دور دورہ ہے مگر ہم اس کو سمجھتے نہیں ہیں ۔ ہم لوگ قرآن و حدیث کو چھوڑ بیٹھے ہیں ۔ جس کی وجہ سے ہم پر عذاب مسلّط ہو رہے ہیں ۔ مگر ہم ان سے بے خبر ہیں ۔ اور دفع وقت کے لئے طرح طرح کی تاویلیں کرتے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے ۔ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں کھانے پینے کی اجازت دی ہے ۔ اور اسراف سے روکا ہے ۔ آج کل مسلمانوں کے ہر کام میں اسراف کا مادہ پایا جاتا ہے ۔ مگر انسان کی نظر اس تک نہیں پہنچتی ۔ وہ برائی کو بھی نیکی خیال کرکے اپنی دھن میں لگا ہوا ہے ۔ جیساکہ عربی کا مقولہ ہے ۔ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ ۔ نیک لوگوں کی اچھائیاں بھی مقربین کے نزدیک برائیاں ہیں ۔ گو آج کل نیک لوگ بھی اس کو خیال نہیں کرتے ۔ مگر یہ تنزّل کا سب سے بڑا سبب ہے ۔ قرآن ایک ایسی جامع کتاب ہے کہ کسی شقی الذہن کو اس پر اعتراض کرنے کا موقعہ نہیں ملتا مگر پھر بھی معترض بغیر کچھ سوچے سمجھے اعتراض کر دیتا ہے ۔ جیسا کہ ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ہارون رشید کا ایک نصرانی طبیب تھا ۔

اس نے علی بن حسین بن واقد سے کہا ۔ کہ علم طب کے متعلق کتاب اللہ میں کچھ بھی ذکر نہیں ہے ۔ حالانکہ علم دو ہی ہیں ۔ علم ابدان اور علم ادیان علی ابن حسین نے فرمایا ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب کے اندر علم ابدان کو ایک ہی کلمہ میں ذکر فرمایا ہے ۔ اور وہ کلمہ ولا تسرفوا ہے ۔ پھر حکیم نصرانی قرآن شریف کو چھوڑ کر حدیث شریف پر اعتراض کرنے لگا ۔ کہ حضور اکرمؐ سے اس کے متعلق کچھ وارد نہیں ہے ۔ علی بن حسین نے فرمایا کہ حضورؐ نے فرمایا ۔ المعدۃ بیت الادواء معدہ بیماریوں کا گھر ہے ۔ اس سے معلوم ہوا ہر بیماری معدہ سے شروع ہوتی ہے ۔ حقیقت بھی ہے کہ معدہ میں جب بدہضمی کے عنوانات پیدا ہوتے ہیں ۔ تو اس سے بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں ۔ بدہضمی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انسان کی طبیعت ہر چیز کھانے کی طرف ہے تو انسان اس چیز کو کھا لیتا ہے ۔ حالانکہ اس کا معدہ پہلے ہی بھرپور ہوتا ہے ۔ یہ اسراف میں داخل ہے ۔ آج کل خاص کر ایسی لہو و لعب کی باتیں شروع ہیں ۔ جس میں کوئی چیز بھی کام کی نہیں ۔ سینما ہے تھیئٹر ہے ۔ ہمارے نوجوان طبقہ سے لے کر ادھیڑ عمر تک اس وبائی بیماری میں مبتلا ہیں ۔ اس کو اپنے لئے راہ نجات سمجھ رہے ہیں ۔ اور اس میں سوائے عشق و محبت شراب پینے اور چوری کے مناظر دکھلانے کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہوتا ۔ سینما ہال میں جانے کے لئے جو قیمتاً ٹکٹ خریدنا پڑتا ہے اور کسی دوست کو بہ لحاظ سے اپنے ساتھ لے جانا پڑتا ہے تو یہ فضول خرچی نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے ۔ حالانکہ اس سے اللہ تعالےٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی آیت میں منع فرمایا ہے ؎ حی علی الصلوٰۃ نماز کے لئے آؤ ۔ مگر ہمارے نوجوان اس وقت سینما کی طرف راغب ہوتے ہیں ۔

حضرات مساجد کو آباد کرو سینما گھروں کو نہ آباد کرو ۔ اس میں دنیا اور دین کے لحاظ سے نقصان ہے ۔ ملک کا بے بہا روپیہ خواہشات نفسانی کے لئے خراب ہو رہا ہے اگر یہی روپیہ ہم متحدہ ہو کر کسی مسجد یا کسی دینی مدرسہ پر صرف کر دیں تو دنیا و دین دونوں کے لحاظ سے سرخروئی حاصل ہو گی ۔ دین کے اعتبار سے بھی سخت نقصان ہے ۔ جزا و سزا کا دار و مدار اعمال پر ہے ۔ اگر ہم اس چند روزہ زندگی میں خواہشات نفسانی کے پیچھے روپیہ خرچ کرتے رہے تو یقیناً ہمارا ٹھکانا جہنم ہے ۔

آج کل ایسے معترض پیدا ہو گئے ہیں ۔ جو اعتراض اپنی طرف سے ایسا کرنا چاہتے ہیں جس کی وجہ سے ہم سے اسلام کی پابندی بالکل اڑا دی جائے ۔ یہ جو دو چار ملّا حق گو ہیں ان کا منہ بند کر دیا جائے ۔ مگر خدا حق کو ہمیشہ سرخروئی عطا فرماتا ہے ۔ کسی شاعر نے ایک مستقل واقعہ اپنے دو شعروں میں کہا ہے ۔ کوئی معترض کہتا ہے ؎

ہم توبہ جب کریں گے شراب و کباب سے
قرآن میں گر آیا کلوا و اشربوا نہ ہو

تو صاحب حق جواب دیتے ہیں ؎

تصدیق آپ کے قول کا ہم جب کریں جناب
جب آگے واشربوا سے ولا تسرفوا نہ ہو

برادران محترم ۔ افسوس ہے کہ مسلمان چند خواہشات کے حصول اور چند عزائم کی تکمیل کا نام زندگی سمجھ رہے ہیں ۔ جس کے متعلق کسی صاحبِ درد شاعر کا ارشاد ہے ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

حالانکہ زندگی اس وقت تک کامل زندگی نہیں ہو سکتی جب تک قرآن کی .... ایک ایک آیت کے ایک ایک لفظ پر عمل نہ کریں ۔ اس فضول خرچی کی وجہ سے آج کل پاکستان میں امیر ۔ امیر تر ہوتے جا رہے ہیں ۔ اور غریب غریب تر ہوتے جا رہے ہیں اور ہم ان خواہشات کو معلومات کا ذریعہ سمجھ رہے ہیں ۔ اس طرح تو اور بھی بہت سی چیزیں ہیں جن کے متعلق قرآن شریف میں صریحاً ناجائز آیا ہے ۔ جائز ہو جائیں ۔ تو قرآن کے بھیجنے کا مقصد فوت ہو جائے گا ۔ اور ہماری اس غلط فہمی اور خود فریبی کا سبب اقبال مرحوم اپنے ناصحانہ کلام میں یوں پیش فرماتے ہیں ؎

عصر ما ما را ز ما بیگانہ کرد
از جمالِ مصطفٰے بیگانہ کرد

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس ضرر رساں مرض اور بری عادت سے بچائے ۔ اور اسلام کے صحیح راستہ پر ڈال دے ۔ فقط

مردوں اور عورتوں کے درمیان مساوات کے حامیوں کے لئے لمحہ فکریہ

(از جناب محمد عبداللہ صدیقی ضیا ایم اے عربی مولوی فاضل سابق صدر مدرس مدرسہ امداد العلوم محمود کوٹ۔ حال شہر ڈیرہ غازیخان

موجودہ دور میں بعض مسلمان اس بات کے قائل ہیں کہ مرد اور عورت کے درمیان برابری حقوق کا معاملہ ہونا چاہئے کسی کو کسی پر ترجیح نہ ہونی چاہئے۔ ان پُر فریب الفاظ سے مطلب ان لوگوں کا یہ ہے کہ عورت کے لئے پردہ نہ ہونا چاہئے بلکہ عورت مرد کے دوش بدوش چلے نوکری کرے مردوں والے سارے کاموں میں شریک ہو اس سے کوئی امتیازی سلوک نہ کیا جائے۔

آئیے قرآن شریف کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل تلاش کریں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ اِنَّا کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقۡنٰہُ بِقَدَرٍ (ہم نے ہر چیز کو ایک خاص اندازہ پر پیدا کیا ہے) اللہ جل شانہٗ نے اسی قول کے مطابق اپنی قدرت کاملہ سے اپنی مخلوقات کو مختلف شکلوں اور مختلف جنسوں میں پیدا کیا کسی کو توانا اور کسی کو کمزور غرض کہ اس کی مخلوق گوناگوں صورتوں اور گروہوں میں تقسیم ہے۔ اور ہر گروہ کے ذمہ مختلف فرائض ہیں۔ کسی کو مکلّف بنایا کسی کو غیر مکلّف کسی کو حاکم بنایا کسی کو محکوم اور ہر ایک کو مختلف صلاحیتیں بخشیں تاکہ وہ اپنے فرائض سے سبکدوش ہو سکیں۔ کسی کو تکلیف مالایطاق نہیں دی چنانچہ ہر گروہ کو ان ضروریات کے موافق داخلی اور خارجی اعضاء عطا فرمائے۔ مثلاً کُتّے کی غذا ہڈیاں اور گوشت ہیں۔ اس کے دانت ایسے تیز ہیں۔ کہ ہڈیوں کو چبا جاتے ہیں۔ اور معدہ اتنا سخت ہے۔ کہ ایسی ثقیل چیزوں کو ہضم کر سکتا ہے۔ اُونٹ کی غذا خاردار جھاڑیاں ہیں۔ اس کے دانت اور جبڑے ایسے بنائے کہ ان کو چبا سکیں۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ نے دُنیا میں انسان کے کاموں کے دو حصّے کر دیئے ہیں پہلا نوع انسانی کی حفاظت و بقا دوسرا نوع انسانی کی ضروریات کا انتظام۔ پہلا کام عورتوں کے ذمہ قرار دیا گیا اور دوسرا مردوں پر فرض ہُوا۔ مرد عورت کو اپنے اپنے فرائض میں کوشاں رہنا چاہئے۔ اسی کا نام تمدن ہے۔ اگر کسی گروہ نے اپنے فرائض میں کوتاہی سے کام لیا تو نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اور دونوں گروہ مشکلات میں پھنس کر رہ جائیں گے۔ مانا کہ انسان فطرتاً آزاد ہے لیکن تمدّن اور مذہب نے اسے خاص حد تک آزادی بخشی ہے۔ وہ آزادی نہیں دی جو حقیقت میں اس کی بربادی ہے۔ وہ آزادی دی ہے جو اس کے فرائض تک محدود ہے۔ انہیں اصول کو مدّنظر رکھ کر عورت کی آزادی پر نظر کرو۔ کہ وہ کس آزادی کی مستحق ہے اور کہاں تک آزاد ہو۔

نوع انسانی کی تکثیر اور تربیت عورت کا فرض ہے اس کو ان فرائض کے موافق اعضا اور قویٰ عنایت فرمائے۔ ان فرائض کے چار دور قرار دیئے گئے ہیں۔ حمل[1] وضع[2] رضاعت[3] تربیت[4] یہ ایسے دور ہیں کہ عورت کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عورت کو خود سے بچّہ کی زیادہ حفاظت کرنا پڑتی ہے۔ غذا میں سخت احتیاط برتنی پڑتی ہے۔ عورت اگر مقررہ حدود سے ذرہ بھر بھی تجاوز نہ کرے تو اپنے فرائض کو احسن طریقہ سے انجام دے سکتی ہے۔ ورنہ نہیں۔ اب ذرا آپ غور فرمائیں کہ ایک حاملہ عورت کو بیرونی معاملات میں بھی شریک کیا جائے۔ اور مردوں کے شانہ بشانہ کام کرے تو اس وقت جنین کی کیا حالت ہوگی۔ جبکہ یورپ نے سیکڑوں تجربوں سے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ مختلف بچّوں کے عادات و اطوار زمانہ حمل کے حالات سے مطابقت رکھتے ہیں۔ فرانس میں ایک خوبصورت جوڑا سے سیاہ فام بچّہ پیدا ہُوا تو تحقیق کے بعد معلوم ہُوا کہ زمانہ حمل میں عورت کے سامنے سیاہ فوٹو رہا کرتا تھا۔

جو آواز یُورپ سے منسوب کی جائے ہمارے نوجوانوں کے لئے ضروری ہو جاتا ہے اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیں وہ اصل واقعہ کو معلوم کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتے۔ مغربی روشنی کو تجلّیِ طور پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ اس چمک کے پس پردہ اندھیرے ہیں۔ علامہ اقبال نے خوب کہا۔ ؎

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیبِ حاضر کی
یہ صنّاعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

ہم سب سے پہلے کلام اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ تحقیق دورِ حاضر کہاں تک صحیح ہے۔ قرآن مجید میں الرجال قوامون علی النساء (مرد عورتوں پر نگران ہیں) گویا یہ بات واضح کر دی کہ عورت مکمل طور پر مرد کے زیر اثر ہے۔ اور شارع علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ عورت کی فلاح اخروی مرد کی اطاعت میں مضمر ہے۔ عورت اس وقت تک بہشت میں نہیں جا سکتی جبتک خاوند کو راضی کر کے نہ جائے۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں آیا وللرجال علیھن درجہ (مردوں کو ان پر درجہ ہے) کیا ماہرینِ یورپ کی رائے صحیح ہے یا خدا کا فرمان۔ کیا خدا نے وللرجال علیھن درجہ غلطی سے تو نہیں فرمایا۔ اس قسم کی سیکڑوں شہادتیں موجود ہیں مگر چونکہ ہمارے مغرب زدہ نوجوان قرآن کریم سے یورپ والوں کے اقوال صحیح مانتے ہیں اور ان کی ہر بات کو دماغ میں جگہ دیتے ہیں اور ان کے ہر فعل کو لائحہ عمل بناتے ہیں اس لئے ہم مشاہیرِ یُورپ کے چند اقوال نقل کرتے ہیں۔

۱۔ ژول مسان ایک مضمون میں لکھتا ہے کہ عورت کو چاہئے کہ عورت رہے ہاں بلشبہ عورت کو چاہئے عورت رہے اسی میں اس کی فلاح ہے۔ ان الفاظ کی آگے خود تشریح کرتا ہے کہ جو عورت اپنے گھر سے باہر کے مشاغل میں شریک ہوتی ہے اس میں شک نہیں کہ وہ عامل بسیط کا فرض انجام دیتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ عورت نہیں رہتی۔

۲۔ مشہور فلاسفر علامہ پرودّن ابتکار النظام میں لکھتا ہے۔ عورت کو قدرت نے تمدن انسانی میں حصّہ نہیں دیا۔ وہ آگے بڑھنا چاہتی ہے مگر بڑھ نہیں سکتی۔

۳۔ علامہ اگسٹ کونٹ لکھتا ہے کہ مردوں کے مشاغل میں عورتوں کی شرکت سے جو فساد پیدا ہو رہے ہیں ان کا واحد علاج یہی ہے کہ عورت کے طبعی فرائض کی حدبندی کر دی جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ عورتوں کی حد سے زیادہ آزادی نے معاشرہ کو برباد کر دیا ہے۔ اللہ جل شانہٗ ہم

امامِ غزالی

ایک ماہرِ تعلیم کی حیثیت سے

(از جناب زبیر اظہر الحسینی آنرز اِن پرشین او-ٹی لاہور)

حجۃ الاسلام امام محمد غزالیؒ کی زندگی اور ان کے افکار و نظریات کا مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اُمّتِ محمدیہ میں وہ بے نظیر شخصیت تھے۔ اس لئے علماءِ اُمّت، نے انہیں ایک طرف اپنے وقت کا مجدّد تسلیم کیا ہے تو دوسری طرف ایک فقید المثال عالم، حق آگاہ و حق شناس فلاسفر، عظیم المرتبت متقی اور صوفی کی حیثیت سے تمام عالمِ اسلام ان کی عظمت و رفعت کا معترف ہے۔ عہدِ سلاجقہ کے یہی وہ مفکرّ ہیں جنھوں نے اُمّتِ مسلمہ کے ہر شعبۂ زندگی پر غور و فکر کی نظر ڈالی۔ سیاست و مذہب کی صحیح اور راست پگڈنڈیوں کی نشاندہی کی، علمِ اخلاق و فلسفۂ اخلاق کی عقلی و نقلی تشریحات کی وہ راہیں متعین کیں جن پر عوام و خواص سب ہی نے یکے بعد دیگرے جادہ پیمائی کر کے منزل کا منہ دیکھا۔ جدید علمِ کلام کی طرح انہی کے ذہنِ رسا کی ممنونِ احسان ہے۔

امام موصوف نے انتہائی قلیل عرصے میں تحلیل فلسفہ کے بعد "مقاصد الفلاسفہ" تصنیف کر کے ایک طرف اگر چیستانِ فلسفہ کو بازیچۂ اطفال بنایا، تو دوسری طرف "تہافتہ الفلاسفہ" لکھ کر ان باطل نظریات کا وزنی دلائل و براہین سے ابطال بھی انہوں نے ہی کیا جو اسلامی تعلیمات میں راہ پاکر اُمّتِ مسلم کے عوام و خواص کو منزل و مقصدِ اصلی سے دُور تر کرتے چلے جا رہے تھے۔ اسی جُراَت و ہمت نے ان کے خلاف مخالفت و مخاصمت کا ایک بے پناہ طوفان برپا کر دیا۔ علامہ ابنِ رشید (حلقہ بگوش ارسطو) جیسے مشاہیر دانشمندوں نے ان کے رد میں کتابیں تصنیف کیں۔ بے عمل و جاہ پرست علماء سو نے انہیں کافر کہا۔ ریاکار اور نام کے صوفیاء نے ان کو ملحد، بے دین اور فاسق و فاجر کے نام سے موسوم کیا۔

ان تمام پیش آمدہ حالات کے باوجود یہ مردِ حق آگاہ شکیب و صبر کے گھونٹ پی کر اسلامی قدروں کے منافی اور غلط نظریات پر بے لاگ تنقید کرتا رہا۔ گو اس کی تصانیف جلائی گئیں، اس کے خلاف اخلاقی قیود سے آزاد ہو کر غلط پروپیگنڈا کیا گیا، اس کی تذلیل و تحقیر کے لئے رذیل ہتھکنڈے استعمال کئے گئے۔ مگر یہ مصداق ؎

ہُوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیئے ہیں اندازِ خسروانہ

اپنے مشن کی تبلیغ میں شب و روز مصروف رہا۔ آخر کار بتقاضائے ؎

نگاہیں لیس الانسان الا ماسعی پر ہوں
قدم لینے کو میرے رحمتِ پروردگار آئے

نصرتِ ایزدی شامل حال ہوئی۔ مخاصمتوں اور غلط فہمیوں کے بادل چھٹ گئے۔ ماحول سازگار اور فضا پھر ایک بار خوشگواریوں کے پھول لے کر آستانِ غزالی پر حاضر ہوئی۔ متعصب سروں سے پھر غرور کے کانٹے نکلے، نخوت کی جگہ اخوت اور نفرت کی بجائے محبّت جلوہ نما ہوئی۔ وہ غزالیؒ جس کے افکار و نظریات سے لوگ دور بھاگتے تھے ایک بار پھر عالمِ اسلام کا محبوب و مقبول ترین رہنما بنا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ امام غزالیؒ نے نہ صرف منطق و فلسفہ پر نئے انداز میں بحث کا آغاز کر کے اہلِ علم و دانش سے داد حاصل کی بلکہ ایک ماہرِ تعلیم کی حیثیت سے بھی انہوں نے ہر دَور کے ممتاز ماہرینِ تعلیم سے خراجِ تحسین حاصل کیا ——— !

دُنیائے اسلام کے یہی سب سے پہلے ماہرِ تعلیم ہیں جنھوں نے تعلیم کے اہم مسائل پر گہری نظر ڈال کر دُور رس اور نتیجہ خیز نتائج اخذ کئے، اس لئے کہ اقوام و ملل کی مذہبی، اخلاقی اور جسمانی نشو و نما اور تمدن و تہذیب کا دار و مدار تعلیم اور طریقۂ تعلیم پر ہی ہے۔ بقول علامہ شبلی "تعلیم درحقیقت قوم کا مایۂ خمیر ہے"۔ یعنی قوموں کے عروج آشنا ہونے اور زوال پذیر ہونے کا انحصار تعلیم کے سنوارنے اور بگڑنے پر ہی ہے۔

اسی لئے امام غزالی نے اسلام کے تعلیمی نصب العین و مقاصد کو رکھ کر تلامذہ و اساتذہ دونوں کے لئے ایک قابلِ تقلید لائحہ عمل مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ نصابِ تعلیم کی بنیادی خامیوں کو محسوس کرتے ہُوئے اس کی اصلاح کی طرف بھی توجہ دی۔ سود مند اور غیر مفید علوم کی نشاندہی کرتے ہُوئے دینی اور دنیاوی علوم کا تعین بھی کیا۔ غرض تعلیم و تعلم کے ہر ہر گوشے کو تعمیری تنقید کا ہدف بنا کر اور ہر ہر پہلو کو معرض بحث میں لا کر تعلیم و تعلم کی قدروں کو صحیح معنوں میں نکھارا اور سنوارا۔ پھر اپنے عملی تجربات کے منطقی نتائج کے طور پر ایسے اصول و ضوابط مرتب کئے کہ جن کی افادیت کے لوہے کو زمانۂ حال کے ممتاز ماہرینِ تعلیم کو بھی تسلیم کرنا پڑا ہے اور اس سے ......

سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ موجودہ ترقی یافتہ زمانے کے ماہرینِ تعلیم نے جو جدید سائنٹیفک تعلیمی طریقے ایجاد کئے ہیں۔ ان کی اساس امام غزالی کے تعلیمی اصول و ضوابط پر ہی قائم کی گئی ہے۔

غزالی تعلیمی اصول وضوابط

"احیاء العلوم" علامہ موصوف کی شہرۂ آفاق تصنیف جو بقول ابن الاثیر حالتِ سفر میں لکھی گئی اور جس کے متعلق جارج ہنری لوئیس کا کہنا ہے کہ :-

> اگر ڈیکارٹ (جو یورپ میں اخلاق کے جدید فلسفے کا بانی سمجھا جاتا ہے) کے زمانے میں احیاء العلوم کا ترجمہ فرنچ زبان میں ہو چکا ہوتا تو ہر شخص یہی کہتا کہ ڈیکارٹ نے "احیاء العلوم" کو چرا لیا ہے
>
> تاریخ فلسفہ ج ۲ صفحہ

اس میں آپ نے کتاب العلم کے نام سے ایک مستقل باب قائم کیا ہے۔ جس میں پہلے قرآن و حدیث کی روشنی میں علم کی فضیلت و اہمیّت کو واضح کر کے فوائدِ علم کے متعلق بھی عقلی و نقلی دلائل و براہین سے بحث کی ہے۔ ہر فصل میں طلباء کے لئے ایسے اصول وضع کئے ہیں۔ جو روشنی کے ایک مینار کی حیثیت رکھتے ہیں اور قلزمِ علم کے ہر مسافر کو ساحلِ مراد تک پہنچاتے ہیں۔ اگر آج بھی ابتدا سے ان اصولوں کو سامنے رکھ کر طلبہ کی تربیت کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ تمام

انتشار و خلفشار اور ذہنی آوارگی اپنی موت آپ مر جائے۔ جس کے باعث طلبہ آئے دن ملکوں کے لئے دردِ سر بنے رہتے ہیں!

اب ہم ان دس اصولوں پر مختصراً روشنی ڈالیں گے جو طلبہ کے لئے وضع کئے گئے ہیں:-

۱۔ طلبہ کو چاہئیے کہ وہ اخلاقِ رذیلہ اور صفات ذمیمہ سے ہمیشہ اپنے آپ کو دُور رکھیں۔ دل، جسے خانۂ خدا کہا جاتا ہے، کو پاک و صاف رکھیں۔

۲۔ علائقِ دنیوی کو کم کریں۔ اگر وہ کچھ بننے کے متمنی ہیں۔ تو عزیز و اقارب، دوست و احباب کو خیرباد کہہ کر یکسوئی کے ساتھ جواہرِ علم کو سمیٹنے میں مصروف رہیں۔

۳۔ اپنے علم پر کبھی بھی گھمنڈ نہ کریں اپنے آپ کو کلیتہً اُستاد کے رحم و کرم پر چھوڑ کر اس کی ہر بات کو اس طرح مانیں جس طرح کوئی اَن پڑھ جاہل مریض اپنے مشفق معالج کے ہر مشورے اور حکم کو بے چون چرا تسلیم کر لیتا ہے۔ خدمتِ اُستاد اُن کا ایمان ہونا چاہئیے

۴۔ تحصیلِ علوم کے دوران طلبہ لوگوں کو مختلف مسائل اور معاملات پر جھگڑتا ہُوا پائیں گے۔ اس مقام پر اُن کا فرض یہی ہے کہ وہ ان کے اختلافات کی جانب قطعاً توجہ نہ دیتے ہوئے اپنی منزل کی طرف بڑھتے رہیں۔ کیونکہ اختلافات میں پڑنے سے قوت ادراک اور صوابِ فکر و نظر کو سخت زک پہنچتی ہے۔

۵۔ تمام مفید اور سود مند علوم سے واقف ہونا چاہئیے۔ نیز ان کے بنیادی مقاصد سے آشنا ہونے کے بعد اگر فرصت میسّر ہو اور حالات سازگار ہوں تو کسی ایک میں کمال حاصل کرنا چاہئیے۔

۶۔ تحصیلِ علوم کے وقت ترتیب و مدارج کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئیے۔ جو زیادہ اہمیت کے حامل ہوں اُن سے ابتدا کرے، جن علوم سے معرفتِ الٰہی حاصل ہونے کا امکان بھی ہو۔ ان کو بہر حال مقدم جانے۔

۷۔ کسی ایک فن، آرٹ اور علم میں کمال حاصل کئے بغیر دوسرے فن کو ہاتھ نہ ڈالنا چاہئیے۔

۸۔ اس ذریعے، وسیلے اور سبب کی جستجو کو فرض جس سے علوم کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اور اس کا حصول دو طرح سے ممکن ہے:-

اوّل۔ نتائج کے اعتبار سے

دوم۔ دلائل و براہین کے ٹھوس ہونے کے لحاظ سے۔

۹۔ حصولِ علم کے وقت شاہراہِ علم پر جادہ پیمائی کرنے والا اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھے۔ کہ مَیں علم اس لئے حاصل کر رہا ہوں تاکہ اپنے باطن کو ضیائے علم سے منوّر کروں۔ فضائلِ اخلاق کا حلیہ زیب بدن کروں۔ اور رضا و قربِ خداوندی کا دامن تھاموں۔

۱۰۔ اپنے مقصد اصلی سے علوم کا تعلق معلوم کرنا چاہئیے۔ تاکہ جو علم مقصد کے زیادہ نزدیک ہو اس کو انسان ترجیح دے سکے۔

مذکورۃ الصدر اصولوں کا اگر دیانتداری اور ایمانداری کے ساتھ تجزیہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ آج تک جتنے بھی دُنیا میں ماہرِ تعلیم گزرے ہیں اُنہوں نے ہر دَور میں انہی اصولوں کو مختلف عنوانات سے ترتیب دے کر طلبہ کے لئے مفید و سود مند قرار دیا ہے۔ اور آج بھی طلبہ کی فلاح و بہبود کے جواہر مکنون انہی میں تلاش کئے جا سکتے ہیں۔

ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ امام غزالیؒ نے صرف تلامذہ کے لئے ہی ایسے اصول وضع نہیں کئے جن پر عمل پیرا ہو کر وہ اپنی منزل تک پہنچ جائیں بلکہ اساتذہ کے لئے بھی چند ایک مؤثر اور قابلِ عمل اصول و ضوابط مرتب کئے ہیں جنہیں اگر آج بھی ٹریننگ کے دوران اساتذہ کرام کی عادت ثانیہ بنا دیا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنی تدریسی مشکلات کا حل تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ قوم و ملّت کے مایۂ ناز نونہالوں کو صحیح خطوط پر تربیت دے کر موجودہ ترقی یافتہ اقوام کے لئے ایک مثالی کردار کے حامل افراد نہ بنا سکیں!

اساتذہ کے لئے مرتب کردہ تربیتی اصول

۱۔ طلبہ کے ساتھ اساتذہ کا برتاؤ حاکمانہ نہیں، مشفقانہ ہونا چاہئیے۔ وہ طالب علم کو ایک فرمانبردار بیٹا تصوّر کرتے ہُوئے اس کے سامنے مشفق و مہربان باپ بن کر آئیں۔

۲۔ اُستاد علم سکھانے کی کوئی اُجرت نہ لے، نہ کسی قسم کے بدلے اور شکریے کا خواہشمند ہو۔ بلکہ اس کا مقصدِ تدریس صرف رضائے الٰہی ہونا چاہئیے!

۳۔ اُستاد شاگرد کو نیک نصیحت کرنے میں کوئی کمی نہ کرے۔

۴۔ شاگرد اگر اوصافِ حمیدہ سے عاری ہو۔ اور بُری حرکات کا ارتکاب کرے تو اسے اشارے کنائے سے روکا جائے۔ پیار و محبت سے منع کیا جائے۔ غصّہ اور ڈانٹ ڈپٹ سے بہرحال احتراز ہی بہتر ہے۔ کیونکہ اس طرح اُستاد کا رعب دل سے اٹھ جاتا ہے۔

۵۔ جس فن کی تدریس اس کے فرائض میں شامل ہو اس کے علاوہ دیگر فنون کی تنقیص کرنے سے اُسے بچنا چاہئیے۔ اس لئے کہ طلبہ اس سے بُرا اثر لیتے ہیں۔

۶۔ سمجھاتے اور پڑھاتے وقت طلبہ کی سمجھ اور قوّتِ خواندگی کا خیال رکھا جائے۔ جو امور ان کی ذہنی اور علمی کائنات میں نہ سما سکیں ان کے بیان کرنے سے گریز کیا جائے۔ اسلوب بیان نہایت دلکش ہونا چاہئیے۔ علم انہیں سونپا جائے اُن پر ٹھونسنا کسی صورت میں بھی سود مند نہیں

۷۔ کم فہم طلبہ کو ان کی سمجھ کے مطابق ہی درس دیا جائے، زیادہ دقیق باتیں بتانے سے احتراز کیا جائے۔ لیکن ان کو یہ کبھی بھی محسوس نہ ہو کہ انہیں گہری اور دقیق باتیں صرف اس لئے نہیں بتائی جاتیں کہ وہ کم فہم ہیں اس صورت میں وہ اُستاد کی طرف سے بدگمانی کا شکار ہو جائیں گے۔

۸۔ اُستاد کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو۔ اگر تضاد کا سیلاب اس کے اقوال و افعال کی کائنات میں راہ پا گیا تو پھر اس کی شخصیت کی قدروں کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گا۔

یہ تھا امام غزالی کے مرتب کردہ تربیتی اصولوں کا مختصر سا خاکہ، جس میں اُنہوں نے ایک طرف اگر طالب علم کے لئے خدمتِ اُستاد کو رفعت ایمان بتا کر اس کے لئے حصولِ علم کی راہیں آسان کر دیں تو دوسری طرف اُستاد پر قول و فعل کے تضاد کے ضرر رساں نتائج و عواقب کو وضاحت کے ساتھ بیان کر کے بتایا کہ اُستاد بھی ایک ایسی شخصیت ہے۔ جو اگر افرادِ ملّت کی صحیح خطوط پر تربیت کرے تو انہیں اشرف المخلوقات کے مقام کا اہل ثابت کر سکتی ہے!

(باقی آئندہ)

بچوں کا صفحہ

والدین کا نافرمان جہنم کا مستحق ہے

(از جناب شمس الرحمٰن مردانی (فاضل دیوبند) خطیب مسجد حقانی پیپلز کالونی لائلپور)

پیارے بچو- ایک حدیث میں آتا ہے کہ جس نے والدین کو خوش کیا اُس نے اپنے خُدا کو خوش کیا اور جس نے والدین کو تکلیف دے کر ناراض کیا اس نے اپنے رب کی ناراضگی مول لی- ایک دفعہ کا ذکر ہے- کہ ایک آدمی نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا- یا رسول اللہ مجھ پر والدین کا کیا حق ہے- آپؐ نے فرمایا وہ تیری جنّت بھی ہیں اور دوزخ بھی- یعنی اگر تو نے اُن کی اطاعت کی اور اُن کا جائز کہا مانا تو اُس کا صلہ جنّت ہے- اور اگر اُن کی نافرمانی کی اور اُن کے حقوق کا خیال نہیں کیا تو بدلہ اُس کا جہنّم ہے- اس لئے تمہیں والدین کی خوشنودی کا پُورا احساس ہونا چاہیئے- اور اُن کو اپنے قول اور عمل دونوں سے کسی وقت بھی تکلیف نہیں دینی چاہیئے- تاکہ والدین تمہاری ترقی اور سعادت کے لئے بارگاہِ خداوندی میں دست بدعا ہوں اور تا دمِ آخر تم سے انہیں شکایت کا ادنےٰ موقعہ بھی نہ ملے- اگر اُن پر خرچ کرنے کا وقت آئے تو بلا پس و پیش کرنے کے خرچ کیا جائے کیونکہ بیٹا اور اُس کا مال والدین کا ہوتا ہے- احادیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے-

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیا- اور اُس نے عرض کی کہ اے خدا تعالیٰ کے رسول میرے باپ نے میرا سارا مال زبردستی مجھ سے چھین لیا ہے- اور اُس میں اپنے اختیار سے تصرف کرتا ہے- رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- کہ جاکر اپنے باپ کو بُلا لا- چنانچہ وہ گیا اور اپنے پیر مرد (شیخ) باپ کو آپؐ کی خدمت میں حاضر کیا- نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا- کہ آپ کے بیٹے نے آکر مجھ سے شکوہ کیا ہے کہ میرے والد نے مجھ سے سارا مال لے لیا ہے- کیا یہ سچ ہے- اور آپ اس کا مال چاہتے ہیں- اس نے جواب دیا- کہ اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس سے پوچھ لیں کہ کیا میں نے اُس کا مال اپنی جان اور اُس کی پھوپھی اور خالہ کے علاوہ کسی اور جگہ خرچ کیا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا- آپ سُنالیں تاکہ میں سُن لوں- پس اس نے چند اشعار عربی کے (جس میں اس نے بیٹے سے شکوہ کیا ہے-) کہے- جن کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے-

۱- میں نے بچپن میں تجھے غذا دی- اور تجھے پالا پوسا- یہاں تک کہ تو جوان بن گیا- اور جو کچھ میرے پاس موجود تھا- میں نے وہ تجھے بار بار کھلایا اور پلایا-

۲- جب کبھی رات کو تو بیمار ہُوا تو میں بالکل نہیں سویا اور تیری بیماری کی وجہ سے مجھ پر اتنی پریشانیاں ٹوٹ پڑتیں کہ میں ساری رات تکلیف کے باعث کروٹیں بدلتا رہتا-

۳- معلوم ایسا ہوتا کہ گویا کہ تیری بجائے میں مصیبت زدہ ہوں اور بیماریاں مجھے لگی ہیں- اور میری آنکھیں بھی آنسو بہانے میں پس و پیش نہ کرتیں-

۴- مجھے تیری موت کا خیال خوفزدہ کرتا- حالانکہ میں جانتا تھا کہ موت کا وقت معین ہے- اور اپنے وقت پر موت ضرور آئے گی- اور کوئی اس کی مدافعت نہیں کرسکے گا

۵- جب تو سنِ بلوغ تک پہنچا (یعنی جوان ہُوا) اور اس منزل پر پہنچا جس کی مجھے امید تھی- یعنی عالم جوانی تک تجھ سے بے انتہا امیدیں وابستہ تھیں-

۶- تو تب اس وقت تُو نے مجھے اس طرح سختی اور دُرشتی سے بدلہ دیا گویا تو میرا محسن اور احسان کرنے والا ہے-

۷- کاش جب تو نے میرے پدری حقوق کا بدلہ نہ دیا- اور میرے احسانات کا خیال تک نہیں کیا تو کم از کم ایک شریف پڑوسی جیسا سلوک تو کرتے-

یہ سُننے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے اُس لڑکے کو گریبان سے پکڑ کر یہ فرماتے ہوئے اُس کے باپ کے حوالے فرما دیا کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے-

لہٰذا عزیز بچو تمہیں اپنے والدین کی خدمت کا خیال رکھنا چاہیئے- اور جان و مال سے اُن کے احسانات کا صلہ دینا چاہیئے- اور اپنے آپ کو والدین کا فرمانبردار اور مطیع بیٹا بنانا چاہیئے- اور آج سے یہ عہد کر لو کہ ہر بڑے کا احترام اور تعظیم اپنا نصب العین بنائیں گے-

مگر اک التماس ان نوجوانوں سے کرتا ہوں- خدا کے واسطے آپ بزرگوں کا ادب سیکھیں-

ایک ضروری اعلان

میرے بعض احباب میرے متعلق رجم بالغیب کے طور پر یہ شبہ کرتے ہیں- کہ میں جماعت اسلامی سے دلچسپی رکھتا ہوں اور مولانا مودودی صاحب کی تحریرات سے کافی متاثر ہُوا ہوں- حالانکہ اس کا حقیقت کے ساتھ دُور کا بھی تعلق نہیں ہے- سچائی اور اس ظن کے درمیان بُعد المشرقین واقع ہے-

میں **ہفت روزہ خدام الدین** کی وساطت سے اپنے تمام دوستوں اور اور متعلقین کو مطلع کرتا ہوں- کہ **جماعت اسلامی** کا نہ میں رکن اور نہ میں معاون ہوں- بلکہ میری جبلّت میں اس جماعت کی طرف کوئی جھکاؤ اور میلان نہیں پایا جاتا-

فقط

عبدالرحمٰن مردانی متعلم

ایڈیٹر
عبدالمنان
چوہان

شرح چندہ
سالانہ بارہ روپے ۱۲/ ششماہی سات روپے
سہ ماہی تین روپے آٹھ آنے

منظور شدہ
محکمہ جات تعلیم و جیل
مغربی پاکستان

رجسٹرڈ ایل
نمبر ۶۰۴۷

مختصر خبریں

● کراچی، ۱۰ ستمبر — آج قومی اسمبلی نے بچوں کے متعلق عبرت ناک سزا دینے سے متعلق قانون منظور کر لیا۔

● لاہور، ۱۰ ستمبر — مغربی پاکستان ہائی کورٹ میں تیل اور جولہ کے سٹہ پر پابندی کے سرکاری حکم کو چیلنج کر دیا گیا ہے

● کراچی، ۱۰ ستمبر — حکومت مغربی پاکستان نے یونیورسٹیوں کی ضروریات کا جائزہ لینے اور ان کی ترقی کے لئے مناسب رقوم مہیا کرنے کے لئے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن قائم کیا ہے

● کراچی، ۱۰ ستمبر — معلوم ہوا ہے۔ کہ مخلوط پارٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سیکورٹی ایکٹ میں ایک سال سے زیادہ کی توسیع نہ کی جائے۔

● لاہور، ۱۰ ستمبر — آج ۶۵ گھنٹے کی مسلسل بارش نے مغربی پاکستان کے دارالحکومت کا پورا انتظام زندگی معطل کر دیا ہے۔ بارش سے اب تک تقریباً پانچ سو مکان اور جھونپڑیوں کے گرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

● کراچی، ۱۲ ستمبر — پاکستان اور ہندوستان نے طے کیا ہے کہ وہ پاک و ہند رہبر کمیٹی کے مارچ ۱۹۵۸ء کے فیصلوں کی روشنی میں سرحدی تنازعات کا فیصلہ ایک غیر جانبدار ٹریبونل کے سپرد کریں گے۔

● کراچی، ۴ ستمبر — قومی اسمبلی میں آج ملک کی خارجہ پالیسی پر دو روزہ بحث ختم ہو گئی تقریباً تمام مقررین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ پاکستان کو عرب قوم پرستی کی حمایت کرنی چاہیئے۔

● لاہور، ۵ ستمبر — آج سید علی ہجویری کا عرس تھا۔ صبح سے شام تک ہزاروں عقیدت مندوں نے آپ کے مزار پر حاضری دی۔

● کراچی، ۵ ستمبر — آج یہاں اعلیٰ سطح کی غذائی کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ حکومت آئندہ فصل کا تمام فاضل چاول خود خریدے اور کاشت کاروں کی عمدہ اور گھٹیا چاول کی گھٹیا قیمت دی جائے

● کراچی، ۵ ستمبر — آج یہاں قومی اسمبلی کی مختلف جماعتوں اور مغربی اور مشرقی پاکستان کے وزرائے اعلیٰ کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ رشوت ستانی اور ٹیکسوں سے بچنے کے حالات جو قوانین آج کل نافذ العمل ہیں، ان کا جائزہ لینے کے لئے سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے موجودہ یا ریٹائرڈ جج کا تقرر کیا جائے۔ وزیراعظم نے بھی اس اجلاس میں شرکت کی۔

● جکارتہ، ۱۰ ستمبر — انڈونیشیا کی سرکاری فوجوں نے مغربی سماٹرا میں باغیوں کے خلاف وسیع پیمانہ پر مہم شروع کر دی ہے۔

● کراچی، ۱۰ ستمبر — سرحدی تنازعات کے متعلق ہندوستان اور پاکستان کے امور خارجہ کے سکریٹریوں کی کانفرنس آج ختم ہو گئی۔

● کراچی، ۱۰ ستمبر — مرکزی وزیر بحالیات نے بتایا کہ بہت سے متروکہ صنعتی اداروں، عمارتوں اور ہوٹلوں وغیرہ کی فہرستیں تیار کر لی گئی ہیں۔ اور ان کو نیلام جلد شروع ہو جائے گا۔

کراچی، ۱۰ ستمبر آج وزیر خزانہ نے قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران واشگاف الفاظ میں بتایا کہ عام انتخابات کی تاریخوں کا اعلان ۱۵ نومبر کو کر دیا جائے گا۔

لاہور، ۱۲ ستمبر ایک اطلاع کے مطابق ریلوے لائنوں کے زیر آب آنے اور شگاف پڑ جانے کے باعث لاہور نارووال لاہور شور کوٹ اور لائل پور لائنوں پر ٹرینوں کی آمد و رفت معطل ہو گئی ہے

رباط، ۱۳ ستمبر استقلال پارٹی کے ترجمان "العلم" کی اطلاع ہے۔ کہ مراکش نے عرب لیگ میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

پنجاب پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبداللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر رسالہ خدام الدین شیرانوالہ گیٹ سے شائع ہوا